إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَام

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جاری کردہ بحکم
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی
رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ نگرانی: قائدِ جمعیۃ مفکرِ اسلام مولانا مفتی محمود

آخری پیشکش

قائدِ جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا مفتی محمود نے ایبٹ آباد میں جماعتی کارکنوں کے ضلعی کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے مولانا غلام غوث ہزاروی کو پیشکش کی کہ اگر وہ چاہیں تو میں جمعیۃ کی مجلس عمومی کا اجلاس پھر بلانے کو تیار ہوں مولانا موصوف اپنا موقف تفصیل کے ساتھ اس کے سامنے پیش کریں اور اگر اب بھی مجلس عمومی مولانا ہزاروی کے موقف کو قبول کرے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن مجلس عمومی کے فیصلوں سے انحراف کے بعد جمعیۃ کا نام اور پرچم استعمال کرنے کا مولانا ہزاروی کو کوئی حق حاصل نہیں

ایسا دفن کرنا کہ پھر نہ اٹھے

مآثرِ عالمگیری میں لکھا ہے کہ اورنگ زیب عالمگیرؒ فن موسیقی کا ماہر تھا لیکن مزامیر کے ساتھ گانا چونکہ شرعاً ممنوع ہے اور دربارِ شاہی کی شان کے بالکل خلاف ہے اس لئے اس صیغہ کو بالکل بند کر دیا گیا، اس پر گویّوں نے ایک مصنوعی جنازہ نکالا۔ عالمگیرؒ نے یہ دیکھ کر کہا: "مگر ہاں ایسا دفن کرنا کہ پھر نہ اٹھے"

ایڈیٹر: زاہد الراشدی

یکے از مطبوعات
کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام
چوک رنگ محل لاہور

فی شمارہ
۵۰ پیسے

علم و تحقیق

از
مولانا عبدالشکور ترمذی ساہیوال ضلع سرگودھا

اسلام میں سزائے ارتداد

(قسط نمبر ۴)

کہ ایک مسلمان کے لئے اسلام کی وجہ سے جو عصمت نفس اور حفاظت جان کی ضمانت کا حق حاصل ہوتا ہے اور اسی لئے وہ معصوم الدم ہوتا ہے ارتداد سے اس کا وہ حق ضبط ہو جاتا ہے اور وہ مباح الدم ہو کر سزائے قتل کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اس طرح مرتد کی سزائے قتل بھی اس کے حبط عمل میں داخل ہو کر اس کا ثبوت بھی اس آیت سے ہی ہو جاتا ہے۔ پھر حبط اعمال سے مراد ایسے احکام لئے جائیں جو بہر صورت ارتداد پر مرتب ہوتے ہیں اور سزائے ارتداد بھی ان کے مرتب ہوتے ہیں اور سزائے ارتداد بھی ان کے مرتب ہونے سے اس کو نہیں بچا سکتی، دنیا مثلاً مرتد کے جنازہ کی نماز نہیں پڑھی جاتی اور اس کی سب عبادات نماز روزہ وغیرہ کالعدم ہو جاتی ہیں، آخرت میں اس کو کسی عبادت کا ثواب نہیں ملتا، بلکہ اس کی منکوحہ کا اس کے نکاح سے نکل جانا اور گذشتہ عبادات کا ثواب ضائع ہو جانا تو دنیا اور آخرت کے ایسے احکامات ہیں جن سے سزائے ارتداد تو کیا اسلام کی طرف رجوع کرنا بھی اس کو

نہیں بچا سکتا اور یہ احکامات ہر صورت میں ارتداد پر مرتب ہو کر ہی رہتے ہیں چاہے اس پر سزائے ارتداد جاری ہو سکی ہو یا جاری نہ ہو سکی ہو، خلاصہ یہ کہ اس آیت میں ارتداد پر جس حبط اعمال کا ذکر فرمایا گیا ہے اس کا ترتب ارتداد پر سزائے قتل کے علاوہ ہوتا ہے پھر یہ کہ سزائے قتل، ارتداد پر ہر صورت میں مرتب نہیں ہوتی، بلکہ اسلام کی طرف رجوع کرنے سے یہ سزا مرتفع ہو جاتی ہے، اور بعض صورتیں ایسی بھی پیش آ جاتی ہیں جن میں اس سزائے قتل کا جاری کرنا ممکن ہی نہیں ہوتا۔ مثلاً جرم ارتداد کا شرعی طریقہ پر ثبوت نہیں ہو سکا یا ملک میں اسلامی قانون جاری نہ ہونے کی وجہ سے شرعی سزائیں نافذ نہ ہوئی ہوں، لیکن حبط اعمال ارتداد پر ہر صورت میں مرتب ہوتا ہے اس کے ترتب سے سزائے ارتداد بھی مرتد کو نہیں بچا سکتی۔

غرضیکہ اس آیت میں مرتد کے حالت کفر پر مرنے کے ذکر اور اس کے قتل کے ذکر نہ ہونے سے یہ سمجھنا غلط ہے کہ اسلام میں ارتداد کی سزا قتل نہیں ہے اس لئے کہ اس میں قتل کے علاوہ دوسری سزا حبط اعمال کا ذکر ہے۔ قرآن کریم میں ایک جگہ قتل عمد کے بارے میں صرف لعنت اور غضب وغیرہ کا ذکر فرمایا گیا ہے اور قصاص کا ذکر نہیں فرمایا۔ مگر یہ اس کی دلیل نہیں نہیں بن سکتی کہ قاتل عمد پر قصاص نہیں ہے۔ اسی طرح جن آیات میں ارتداد کی سزا صرف حبط عمل یا لعنت کا ذکر آیا ہے یہ بھی اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ ارتداد کی سزا قتل نہیں ہے، اس لئے کہ کسی جگہ جرم کی ایک سزا کا ذکر ہوتا ہے اور دوسری جگہ دوسری سزا کا۔ مسئلہ کا فیصلہ دونوں جگہوں کے ملانے سے کیا جائے گا۔ ایک سزا کے ذکر سے دوسری سزا کا انکار کرنا درست نہیں ہو سکتا۔

تفسیر آیت وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (سورہ بقرہ آیت ۲۱۷)۔

اس آیت میں شرط کے طور پر دو چیزوں کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ ایک ارتداد اور دوسرے موت علی الکفر۔ اسی طرح شرط کی جزا میں بھی دو چیزیں مذکور ہیں، ایک حبط اعمال اور دوسرے خلود نار۔ جس طرح شرط کے دو جز ہیں اسی طرح جزا کے بھی دو جز ہیں۔ پھر چونکہ جزا کا پہلا جز حبط اعمال، شرط کے پہلے جز ارتداد سے متعلق ہے اس لئے اعمال کا حبط تو محض ارتداد سے ہو جاتا ہے اور اس کے لئے موت علی الکفر شرط نہیں ہے۔

چنانچہ اس کی تصریح دوسری آیت وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ (سورہ مائدہ) میں بھی حبط اعمال کو صرف ارتداد پر مرتب فرما کر فرما دی گئی ہے اور جزا کے دوسرے جز خلود نار کا تعلق شرط کے دوسرے جز موت علی الکفر سے ہے۔ اس لئے مرتد کے موت علی الکفر کے بغیر صرف ارتداد پر ہی اس کے لئے خلود نار کا حکم نہیں لگایا جا سکتا، اس لئے آیت زیر تفسیر میں مرتد کے لئے خلود کا حکم بتلانے کے لئے موت علی الکفر کا ذکر فرمایا گیا ہے اس سے اس کی سزائے قتل کی نفی کرنا مقصود نہیں ہے کیونکہ اول تو سزائے قتل کے بعد بھی یہ خلود نار کا حکم اس کے لئے باقی رہتا ہے، جبکہ اس نے توبہ نہ کی ہو کیونکہ یہ موت بذریعہ سزائے قتل بھی موت علی الکفر ہی میں داخل ہے، اور خلود نار کا یہ حکم مرتد کے لئے سزائے قتل کے بعد بھی باقی رہتا ہے دوسرے ارتداد کے بعد سزائے قتل مرتد پر لازمی طور پر فوراً ہی جاری نہیں کر دی جاتی بلکہ اس کو مہلت بھی دے دی جاتی ہے۔ اب اگر اس مہلت کے زمانہ میں سزائے ارتداد کے نفاذ سے پہلے ہی وہ حالت کفر پر مر گیا تو اس حالت میں بھی یہ حکم خلود نار کا اس کے لئے ثابت رہے گا اور شاید ارتداد کے بعد اس آیت میں مرتد کی موت علی الکفر کو فاء تعقیبیہ، جس کا مفاد ترتیب بلا مہلہ ہوتا ہے کے ساتھ ذکر کرنے میں بھی اس طرف اشارہ ہو اور مطلب یہ ہو کہ "جو شخص ارتداد کے بعد بغیر مہلت کے فوراً حالت کفر پر مر جائے، اور اس پر دنیوی سزائے ارتداد قتل کے نفاذ کی نوبت بھی نہ آئی ہو، تو اس شخص کے بھی تمام عمل دنیا و آخرت میں ضائع ہو جائیں گے اور یہ شخص دوزخی ہوگا، ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہے گا۔"

خلاصہ خلاصہ یہ ہوا کہ اس آیت میں مرتد کے حالت کفر پر مرنے کا ذکر اس لئے نہیں کیا گیا کہ ارتداد کی دنیوی سزا اور اس کا انجام قتل نہیں ہے بلکہ اس کے لئے حالت کفر پر اس کی یہ موت دنیوی سزائے قتل کو بھگتنے کی نوبت ہی نہ آئی ہو۔ اور موت طبعی سے وہ مرا ہو، ہر حالت میں کفر پر موت کا اخروی انجام خلود نار مرتب ہوگا اور آیت دونوں حالتوں کو شامل ہوگی۔

تیسری دلیل اور اس کا تجزیہ

مضمون نگار نے لکھا ہے۔ "سورۂ المائدہ کی آیت ۵۴ میں بھی مرتد کا ذکر ہے مگر وہاں اس کو قتل کرنے کا حکم نہیں نہ قرآن کریم میں کسی جگہ قتل مرتد کا حکم ہے۔" (بحوالہ بالا)

خلاصہ مطلب آیت ۵۴ کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو خطاب کر کے فرماتے ہیں کہ جو کوئی تم میں سے مرتد ہو جائے گا اللہ تعالیٰ اس فتنہ ارتداد کی سرکوبی اور اپنے دین کی حفاظت و حمایت کے لئے ایک ایسی قوم کو کھڑا کرے گا جن میں کامل ایمان والوں اور خاصانِ خدا کی صفات فاضلہ جمع ہوں گی

(باقی آئندہ)

مسلم سربراہ کانفرنس

آئندہ ماہ لاہور میں مسلم ممالک کے سربراہوں کی تاریخی کانفرنس منعقد ہونے والی ہے جس کی تیاریاں پورے جوش و خروش کے ساتھ جاری ہیں اور اسلامی سیکرٹریٹ کے سیکرٹری جنرل جناب حسن التہامی گذشتہ روز کانفرنس کے انتظامات کا جائزہ لینے کے لئے پاکستان پہنچ چکے ہیں۔ انہوں نے اسلام آباد ایرپورٹ پر اخباری نمائندوں سے گفتگو کے دوران مسلم سربراہ کانفرنس کی اہمیت واضح کرتے ہوئے کہا کہ:

"لاہور میں منعقد ہونے والی اسلامی کانفرنس کے بعد عالم اسلام کی شیرازہ بندی بین الاقوامی تعلقات میں مؤثر کردار ثابت ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی سربراہ کانفرنس میں ہم عالمی سیاست میں اپنے کردار کا تعین کریں گے اور اسے زیادہ واضح طریقے پر پیش کریں گے۔ علاوہ ازیں یہ بھی فیصلہ کیا جائے گا کہ باوقار امن کے قیام میں مسلمان ممالک انسانیت کی کس طرح معاونت کر سکتے ہیں۔ انہوں نے توقع ظاہر کی کہ اگلے چند برسوں میں اسلامی ملکوں کی یہ جتھے بندی دنیائے ارضی میں امیر ترین ہوگی۔ انہوں نے کہا یہ انتہائی ضروری ہے کہ ہم ابھی سے یہ سوچیں اور اس بارے میں منصوبہ تیار کریں کہ ہم اپنے تیل کے ذرائع آمدن میں کس طرح اضافہ کر سکتے ہیں، اور پھر اسلامی دنیا کی اقتصادی امداد کے لئے اس آمدن کو کس طرح روبہ عمل لا سکتے ہیں تاکہ ہم غیر ممالک کے بنکوں کے رحم و کرم پر نہ رہیں۔"

(بحوالہ امروز لاہور ۱۲ جنوری ۱۹۷۴ء)

جناب حسن التہامی نے جو مصر کے ایک ممتاز دانشور ہیں جن زریں خیالات اور مبارک عزائم کا اظہار کیا ہے، ان سے کسی مسلمان کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔ عالمی استعمار نے گذشتہ چند صدیوں سے عالم اسلام کا شیرازہ منتشر کرنے، اور ملت اسلامیہ کو اسلام سے بیگانہ کر کے سامراج کا ذہنی غلام بنانے کے لئے جو پاپڑ بیلے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں، استعمار یہ بات اچھی طرح سمجھ چکا تھا کہ دنیا میں ملت اسلامیہ ہی ایک ایسی قوت ہے جو سامراجی عزائم اور استعماری سازشوں کے لئے حقیقی خطرہ بن سکتی ہے اور جس کے ہوتے ہوئے دنیا پر چودھراہٹ قائم کرنے اور مظلوم اقوام پر تسلط جمانے کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکے گا۔ اس لئے استعمار نے سب سے پہلے عالم اسلام پر ہاتھ صاف کیا۔ مسلم ممالک پر استعماری قبضہ کے فکری، سیاسی و اقتصادی نتائج کو دیکھتے ہوئے یہ بات بخوبی محسوس کی جا سکتی ہے کہ سامراج نے فکری، سیاسی و اقتصادی محاذوں پر ملت اسلامیہ کو اپنا دست نگر بنانے کی کوششوں میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ یہ الگ بات ہے کہ برصغیر میں ولی اللہی تحریک اور مشرق وسطیٰ میں غازی جمال عبدالناصرؒ کی انقلابی جدو جہد کے سامنے استعمار کے قدم نہ جم سکے اور ان تحریکات کے مسلسل جہد و عمل کے نتیجہ میں آج دنیا بھر کے مسلمان ملت اسلامیہ کی شیرازہ بندی، استعمار سے نجات اور عالم اسلام کی ترقی و فلاح کے مقدس جذبہ سے سرشار ہیں۔ ہمارے نزدیک مسلم سربراہ کانفرنس میں عالم اسلام کے راہنماؤں کو سامراج کے اقتصادی و سیاسی تسلط سے پیچھا چھڑانے کے ساتھ ساتھ ملت اسلامیہ کو سامراج کی فکری غلامی اور تہذیبی و ثقافتی بالادستی سے نجات دلانے اور اسلام کے عادلانہ نظام کو عملی زندگی میں نافذ کرنے کے امکانات کا بھی جائزہ لینا چاہیئے۔ کیونکہ اسلامی افکار و نظریات تہذیب و ثقافت اور نظام و دستور کی بنیادیں مضبوط کئے بغیر عالم اسلام کا اتحاد بے معنی ہو کر رہ جائے گا۔

اگر مسلم سربراہ تاریخ کے اس نازک مرحلہ پہ وقت کی نبض پر ہاتھ رکھ کر حیران و سرگرداں ملت اسلامیہ کو اس کی حقیقی منزل کی طرف گامزن کرنے میں کامیاب ہو گئے تو یہ ان کا ایسا عظیم کارنامہ ہوگا جو نہ صرف دنیا کی تاریخ میں ایک اہم سنگ میل ثابت ہوگا بلکہ اللہ رب العزت کی بے پایاں رحمتیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصی دعائیں و شفقتیں ان کے شامل حال ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ ہمارے راہنماؤں کو صحیح فیصلہ کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین یا الہ العالمین!

تعلیمی پریس میں چھپا اور مولانا عبیداللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

جمعہ — یکم محرم الحرام ۱۳۹۴ھ
مطابق
۲۵ جنوری ۱۹۷۴ء

شمارہ	۳
جلد	۱۷
قیمت	۶۵ پیسے

بدل اشتراک

سالانہ	۲۵/۰ روپے
ششماہی	۱۳/۰ ؍
سہ ماہی	۷/۰ ؍

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

سرپرست
حضرت مولانا عبیداللہ انور

مدیر
زاہد الراشدی

بلوچستان کی صورتِ حال

مولانا محمد اسحاق بلوچستان

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ بلوچستان کے نائب امیر مولانا محمد اسحاق (ژوب) نے نوشہرہ ضلع پشاور میں مدیر ترجمان اسلام کو ایک خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے بتایا۔ کہ بلوچستان میں امن و امان کی صورت حال روز بروز ابتر ہوتی جا رہی ہے۔ بلوچ قبائل پر مظالم انتہا سے بڑھ چکے ہیں۔ ان تک راشن نہیں پہنچنے دیا جاتا اور وہ ہر قسم کی ضروریات زندگی سے محروم ہیں۔ ان کے خلاف فوجی کارروائیاں تیز تر ہو چکی ہیں۔ حتیٰ کہ ہوائی جہازوں اور ہیلی کاپٹروں کے ذریعے ان پر فائرنگ کی جاتی ہے۔ ۷ ذوالحجہ کو مری قبائل کے پہاڑوں پر طیاروں سے اس قدر بمباری کی گئی کہ گمان ہوتا تھا شائد انڈیا کے محاذ پر پاکستان کی فوج دشمن سے نبرد آزما ہے۔ مگر ان تمام تر مظالم کے باوجود بلوچ عوام کے حوصلے بلند ہیں اور وہ نہ صرف اپنے سیاسی حقوق بلکہ پورے ملک کے عوام کے جمہوری حقوق کی بحالی تک جد وجہد رکھنے کا عزم کیئے ہوئے ہیں۔

مولانا محمد اسحاق نے کہا کہ ظلم و تشدد کی انتہا کا اندازہ اس امر سے کیا جائے کہ فوج نے ایک مری کو پکڑ لیا اور اس کی مونچھوں اور داڑھی کے بالوں کو ایک ایک کر کے اکھاڑا گیا مگر اس نے پھر بھی اپنے ساتھیوں کے ٹھکانے سے آگاہ نہیں کیا۔

جمعیتہ کے صوبائی نائب امیر نے بتایا کہ پاک فوج کے نوجوان بھی وہاں کس مپرسی کے عالم میں پڑے ہیں۔ اس شدید سردی کے زمانہ میں جبکہ درجہ حرارت نقطۂ انجماد سے بھی کم ہو چکا ہے فوج کے نوجوان کھلے آسمان تلے خیموں میں راتیں گذارنے پر مجبور ہیں۔ آپ نے کہا ہمیں فوج سے کوئی گلہ نہیں وہ تو حکم کی پابند ہے۔ ہم تو وفاقی حکومت پر حیران ہیں کہ وہ اپنے ملک کی فوج کو ملک کے عوام کے خلاف لڑنے اور ان کے سینوں کو گولیوں سے چھلنی کرنے کے لئے استعمال کر رہی ہے جبکہ بلوچستان کے عوام ملک سے ہرگز علیحدگی نہیں چاہتے۔ ان کی جد وجہد صرف اس بات کے لئے ہے کہ انہوں نے گذشتہ الیکشن میں نیپ اور جمعیتہ کو اپنی نمائندگی کے لئے منتخب کیا تھا۔ اس لئے نیپ اور جمعیتہ کی اکثریتی حکومت کو بحال کیا جائے اور فوج کو بیرکوں میں واپس بھیج دیا جائے۔

مولانا اسحاق نے کہا کہ بلوچستان کا مسئلہ سیاسی بنیادوں پر ہی حل ہو سکتا ہے اس کا فوجی حل محال ہے اور عقلی و سیاسی اصولوں کے بھی خلاف ہے۔

گورنر کی تبدیلی پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا محمد اسحاق نے کہا کہ نئے گورنر خان قلات نیک آدمی ہیں اور غالباً ان کی سعی یہ ہے کہ نیپ اور حکومت کے درمیان صلح کرا دی جائے لیکن میرا خیال ہے کہ اس میں ان کو چنداں کامیابی نہیں ہوگی کیونکہ یہ مسئلہ صرف گورنر کی تبدیلی یا بلوچ سرداروں کا نہیں۔ یہ ایک سیاسی مسئلہ ہے اور اس کے سیاسی تقاضوں کو پورا کئے بغیر اسے حل کرنے کی کوشش مزید دشواریوں کا باعث بن سکتی ہے۔ یہ ایک آئینی جمہوری و سیاسی مسئلہ ہے اور اس کے حل کا انحصار آئین پر عملدرآمد سرحد و بلوچستان کے عوام کے جمہوری فیصلہ کے احترام اور ملک بھر میں عوام کے جمہوری حقوق کی بحالی کے سلسلہ میں وفاقی حکومت کے رویّہ پر ہے۔ بلوچستان کے عوام کی جنگ جمہوریت کی جنگ ہے اور بحالیٔ جمہوریت کے بغیر اس کے ختم ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

مولانا محمد اسحاق نے کہا۔ اگرچہ وزیر اعظم بھٹو کی خواہش ہے کہ بلوچستان کا مسئلہ بلوچ سرداروں سے براہ راست بات چیت کے ذریعہ سرحد کا مسئلہ درمیان میں لائے بغیر حل کر دیا جائے مگر ایسا ہرگز نہیں ہوگا اور ہم صوبہ سرحد سے الگ ہو کر کوئی فیصلہ قبول نہیں کریں گے کیونکہ صوبہ سرحد میں مولانا مفتی محمود کی حکومت نے بلوچستان کی جمہوری حکومت کی برطرفی کے خلاف احتجاج کے طور پر استعفیٰ دیا تھا۔ اس لئے بلوچستان اور صوبہ سرحد کے مسائل ایک ساتھ حل ہوں گے اور محض بلوچستان کی سطح پر ہونے والا کوئی بھی حل قطعاً قبول نہیں کیا جائے گا۔

مولانا محمد اسحاق نے بتایا کہ وزیر اعظم بھٹو بار بار یہ ڈھنڈورا پیٹتے ہیں کہ بلوچستان کا بجٹ چار گنا کر دیا گیا ہے مگر ہمیں بلوچستان میں اس کے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔ اس پسماندہ صوبہ کی حالت وہی ہے جو پہلے تھی۔ اس کی ترقی کے لئے کوئی کارروائی نہیں کی جا رہی — صوبائی اقلیتی حکومت اور وفاقی حکومت کو تو بلوچستان کے عوام کے خلاف متشددانہ کارروائیوں سے فرصت نہیں ملتی وہ صوبہ کی ترقی کے لئے کیا کریں گی آخر میں آپ نے اس یقین کا اظہار کیا کہ جمہوری حقوق کی بحالی کے لئے بلوچستان، سرحد، سندھ اور پنجاب کے عوام کی جد وجہد کامیاب ہو کر رہے گی اور بہت جلد ملک کے عوام ۔۔۔۔۔۔ اپنے جمہوری حقوق سے بہرہ ور ہو کر ظلم و آمریت سے نجات حاصل کر لیں گے۔

ایک جائزہ

بلوچستان کا ضمنی انتخاب

منظور احمد کوئٹہ

۳۰ جنوری ۷۴ء کو بلوچستان میں حلقہ پی۔بی۔۳ کا ضمنی انتخاب ہو رہا ہے۔ یہ جگہ خان عبد الصمد خان کی وفات سے خالی ہوئی تھی۔ شروع شروع میں چھ امیدواران نے کاغذات نامزدگی داخل کیئے۔ مگر تادم تحریر صرف تین امیدوار مقابلہ میں رہ گئے ہیں۔ ان میں پیش پیش امیدوار خان عبد الصمد اچکزئی کا فرزند محمود خان ہے۔ جن کو خالص قومی بنیاد پر پشتون خواہ نیشنل عوامی پارٹی نے ٹکٹ دیا ہے۔ اور ان کا خیال ہے کہ اس سیٹ پر خان عبد الصمد خان کے فرزند کے علاوہ کوئی موزوں شخصیت نہیں۔ چونکہ اس حلقہ میں واقعی قومی بنیاد پر الیکشن ہو رہا ہے اور پشتون آبادی کے اس حلقہ میں مختلف قبیلوں میں کافی دوڑ دھوپ شروع ہو چکی ہے۔ کاکڑ اور اچکزئی دو مرکزی کردار کے قبیلے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی کافی پشتون قبیلے اس حلقے میں آباد ہیں۔ اور صوبائی حکومت اور پیپلز پارٹی نے بھی خان موصوف کے فرزند کی حمایت کا اعلان کر دیا ہے۔ کیونکہ پیپلز پارٹی کو یقین تھا کہ وہ اس مقابلہ میں کچھ نہ کر پائے گی سوائے اس کے کہ اپنے ساتھی کے فرزند کی حمایت کرے۔ اور دوسری طرف نیشنل عوامی پارٹی نے آزاد امیدوار برات خان کی حمایت کا اعلان کر دیا ہے۔ برات خان اس حلقے کی مقبول شخصیت ہیں۔ اور وہ آزاد امیدوار کی حیثیت سے کھڑے ہوئے ہیں۔ اسی طرح صوبائی جمعیتہ علماء اسلام نے بھی برات خان کی حمایت کا اعلان کر دیا ہے۔ کیونکہ نیشنل عوامی پارٹی اور جمعیت علمائے اسلام کے سامنے ایک ہی موقوف ہے۔ کہ وہ صوبہ کے ایسے سیاسی ماحول میں کیونکر کوئی اپنا نمائندہ کھڑا کرتے۔ جبکہ صوبہ میں مکمل طور پر ۔۔۔۔۔۔ بد امنی ہے۔ اور لوگ مطمئن نہیں۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ ایک عوامی منتخب حکومت کو برطرف کر کے اس کے مقابلہ میں ایک اقلیتی گروپ کی حکومت کو سامنے لایا گیا ہے۔ اور اسی طرح ان جماعتوں کے بیشتر حامی جیلوں میں بھی ہیں۔ اس کے علاوہ برات خان کی حمایت ایک آزاد امیدوار کی حیثیت سے کی جا رہی ہے اس شخص کے مقابلہ میں جس نے بلا مشروط ایک غیر آئینی صوبائی حکومت کی حمایت کا اعلان کر دیا ہے۔ اسی طرح پشتون اسٹوڈنٹ گروپ سے بھی بسم اللہ خان تیسرے امیدوار ہیں جو کہ اس حلقہ میں انتخاب کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ اور ان کو کاکڑوں سے کافی ووٹ ملنے کی امید ہے۔ بسم اللہ خان ایک اسٹوڈنٹ لیڈر ہے جس نے گزشتہ چند سالوں میں کافی مشکلات اور جیل کا سامنا کیا۔ بہر صورت دیکھیئے اس انتخاب میں کیا ہوتا ہے اور قبل از وقت کوئی بھی پیش گوئی کرنا مشکل ہے۔ مگر یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں کہ یہ حلقہ پشتون آبادی کا ہے۔ (باقی کالم ۳ میں)

بقیہ: بلوچستان میں ضمنی انتخاب

اور اس حلقے میں سیاسی مقابلہ کی جگہ قومی بنیاد پر الیکشن لڑا جائیگا۔ ظاہر ہے کہ منتخب نمائندہ صوبائی اسمبلی میں بھی صرف محدود دائرہ کے اندر قومی بنیاد پر کام کریگا۔ اور وہ سیاسی پشت پناہی نہ ہونے کے سبب بلوچستان کی غالباً کوئی اہم خدمت نہ کر سکے گا۔

رپورٹ زاہد الراشدی

ایبٹ آباد کنونشن

—— کارکنوں کا عظیم اجتماع

—— اکابر پر اظہار اعتماد

—— قائد جمعیۃ کا ولولہ انگیز خطاب

۱۲ ار جنوری کو ڈسٹرکٹ کونسل ہال ایبٹ آباد میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع ہزارہ کے کارکنوں کا ایک روزہ عظیم الشان کنونشن منعقد ہوا۔ یہ کنونشن دراصل "محرجین" کی طرف سے علماء ہزارہ اور کارکنوں کے بارے میں سرکاری ذرائع سے پھیلائے گئے گمراہ کن تاثر کا عملی جواب تھا۔ کنونشن کیا تھا، ضلعی سطح پر کارکنوں کا عظیم ترین اور تاریخی اجتماع تھا جس میں علماء کرام اور کارکنوں نے اکابر جمعیۃ حضرت مولانا محمد عبد اللہ درخواستی دامت برکاتہم، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ، حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ اور حضرت مولانا محمد ایوب بنوری مدظلہ کے ساتھ والہانہ عقیدت اور جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ لازوال وابستگی کے پرجوش جذبات کا مظاہرہ کیا۔ اس کنونشن کی صدارت ضلعی نائب امیر حضرت مولانا کریم عبد اللہ صاحب نے فرمائی (امیر ضلع جناب مولانا فقیر محمد خاں ان دنوں حرمین شریفین کی برکات سے فیضیاب ہو رہے ہیں) مہمان خصوصی قائد جمعیۃ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم تھے۔

کارروائی کا آغاز جناب قاری محمد یعقوب صاحب نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ اس کے بعد حضرت مولانا عبد الحی صاحب مانسہرہ، حضرت مولانا شفیق الرحمٰن صاحب ایبٹ آباد اور دیگر زعماء نے مختصراً خطاب فرمایا۔ ضلعی ناظم عمومی حضرت مولانا محمد یوسف صاحب آف مانسہرہ نے قائد جمعیۃ کی خدمت میں ضلعی جمعیۃ کی طرف سے سپاسنامہ پیش کیا اور پھر اس کے بعد قائد جمعیۃ نے ملکی مسائل پر مفصل روشنی ڈالی۔ کنونشن میں ہری پور، حویلیاں، ایبٹ آباد، مانسہرہ، بفہ، بٹل، بٹگرام، بالاکوٹ، شنکیاری، تھاکوٹ اور ضلع بھر کے دوسرے علاقوں سے کارکنان جمعیۃ موجود تھے۔ ڈسٹرکٹ کونسل کا وسیع ہال چھ سو سے زائد نشستوں کی گنجائش کے باوجود تنگ دامنی کی شکایت کر رہا تھا اور بہت سے افراد کو کھڑے ہو کر مفتی اعظم کا خطاب سننا پڑا۔

راقم الحروف چونکہ دیر سے پہنچا، اس لئے قائد جمعیۃ کی مکمل تقریر کا احاطہ نہ کر سکا۔ چیدہ چیدہ باتیں نذر قارئین کی جاری ہیں۔

اکابر کا مشن

مفتی صاحب نے فرمایا کہ ہمارے ذمہ اس وقت عظیم اکابر کے مشن اور روایات کے تحفظ کی ذمہ داری ہے۔ اگر اس میں ہم نے کوتاہی کی اور ظلم کے سامنے سر جھکا لیا تو یہ بات اکابر کی بدنامی کا باعث بنے گی۔ کیونکہ نئی پود اکابر و اسلاف کو ہمارے آئینہ میں دیکھتی ہے۔ اس لئے ہمیں ظلم کے مقابلہ اور دین کے تحفظ کے لئے اکابر کے مشن کو زندہ رکھنے میں اپنا فرض ادا کرنا ہوگا اور اس کی خاطر ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہنا ہوگا۔

حقوق کی جنگ

آپ نے کہا۔ ہماری جنگ حقوق کی جنگ ہے۔ موجودہ حکومت نے عوام کے جمہوری و آئینی حقوق کو غصب کر رکھا ہے۔ آئین کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے ایک شخص کی مرضی ملک پر مسلط ہے۔ بلوچستان میں اپنے ملک کی فوج اپنے عوام کو گولیوں کا نشانہ بنا رہی ہے۔ وہاں کی آئینی جمہوری اور اکثریتی حکومت کو برطرف کر کے اقلیتی حکومت مسلط کر دی گئی ہے۔ آج بھی وہاں جام غلام قادر حکومت اقلیت کی حکومت ہے۔ صوبہ سرحد میں سیاسی انتقام کا سلسلہ جاری ہے۔ نیپ اور جمعیۃ کے کارکنوں کو دھڑا دھڑ جیلوں میں ٹھونسا جا رہا ہے۔ کم و بیش ایک ہزار سے زیادہ سیاسی کارکن اس وقت ملک بھر میں اسیر ہیں۔ پنجاب میں سیاسی آزادیوں کے لئے احتجاج کرنے والے سیاسی کارکنوں پر بے پناہ تشدد اور انسانیت سوز سلوک کیا گیا ہے۔ پریس کی آزادی سلب کر لی گئی ہے۔ اپوزیشن اخبارات کا گلا گھونٹ دیا گیا ہے۔ قومی اسمبلی میں بھی حزب اختلاف کی آواز کو دبانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ عوام کے منتخب نمائندوں کے ضمیر خریدے جا رہے ہیں اور وفاقی حکومت ان پالیسیوں پر نظرثانی کے لئے تیار نہیں۔ ہماری جدوجہد اس ظلم کے خلاف ہے۔ یہ اقتدار کی جنگ نہیں۔ اگر میں چاہوں تو آج شام سے پہلے پھر صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے حلف اٹھا سکتا ہوں لیکن میں اصولوں کا سودا کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم آپ کے حقوق کا سودا نہیں کریں گے خواہ ہمیں اس کے لئے کتنی قربانی کیوں نہ دینی پڑے۔

نام نہاد ہزاروی گروپ

قائد جمعیۃ نے جمعیۃ علماء اسلام سے مولانا ہزاروی کے اخراج اور نام نہاد ہزاروی گروپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ جمعیۃ سے مولانا ہزاروی کا اخراج جماعتی فیصلوں کو قبول نہ کرنے اور دستور سے انحراف کرنے کے نتیجہ میں ہوا ہے کیونکہ کسی بھی فرد کو یہ اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ اپنے فیصلہ کو پوری جماعت پر مسلط کرے۔ جماعتی فیصلہ ہر بات پر مقدم ہے۔ اگر آج مولانا ہزاروی جماعتی فیصلوں کی پابندی کا یقین دلا دیں تو میں مجلس عمومی کا اجلاس بلانے کے لئے تیار ہوں۔ مولانا ہزاروی اس کے سامنے اپنا موقف تفصیل کے ساتھ پیش کر دیں۔ اگر مجلس عمومی اب بھی ان کا موقف تسلیم کرے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں لیکن اس طرح جماعتی فیصلوں کو ٹھکرانے اور دستور سے بغاوت کرنے کے بعد جماعت کے نام اور پرچم کو استعمال کرنا جماعت اور دستور کے ساتھ غداری ہے جس کی کسی صورت میں اجازت نہیں دی جا سکتی۔

حکومت سے تعاون

آپ نے کہا۔ ہمیں حکومت کے ساتھ تعاون کرنے سے کوئی انکار نہیں، جمہوری ممالک میں اپوزیشن حکومت سے تعاون کرتی ہے۔ لیکن موجودہ حالات میں جب تک حکومت آئین پر عملدرآمد اور عوام کے جمہوری حقوق کے بارے میں اپنے رویہ میں تبدیلی پیدا نہیں کرتی اس سے تعاون کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ اور بھی متعدد قومی و جماعتی مسائل پر مفتی صاحب نے روشنی ڈالی۔

کنونشن میں مندرجہ ذیل قرار دادیں بھی اتفاق رائے سے منظور کی گئیں۔ جو جناب عبد الستار خاں امیر مانسہرہ نے پیش کیں

(۱) مہنگائی ختم کی جائے۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ہزارہ کا یہ اجلاس ملک میں روز افزوں مہنگائی پر شدید تشویش کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مہنگائی فوری طور پر ختم کی جائے۔

(۲) پریس آزاد کیا جائے

یہ اجلاس سیاسی کارکنوں کی اندھا دھند گرفتاریوں پر غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ سیاسی قیدیوں کو رہا کیا جائے اور اخبارات کی آزادی بحال کرتے ہوئے قومی پریس پر سے پابندیاں ختم کی جائیں۔

(۳) لاقانونیت کی مذمت

یہ اجلاس ملک میں غنڈہ گردی اور لاقانونیت کی پرزور مذمت کرتا ہے اور حکومت سے فوراً غنڈہ گردی ختم کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

(۴) اکابر پر اظہار اعتماد

یہ اجلاس حضرت مولانا درخواستی مدظلہ، حضرت مولانا مفتی محمود پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور مفتی صاحب کو یقین دلاتا ہے کہ انہوں نے ظلم کے خلاف جو جہاد شروع کیا ہے ہم ان کے ساتھ مکمل تعاون کریں گے۔

(۵) الیکشن میں مداخلت

یہ اجلاس حکومت کی طرف سے ضمنی انتخابات میں بیجا مداخلت کی مذمت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ انتخابات قطعی طور پر غیر جانبدارانہ ماحول میں کرائے جائیں۔

(۶) ضلعی انتظامیہ پر دباؤ

یہ اجلاس ضلع ہزارہ کے مسائل کے بارے میں صوبائی وزیروں کی بے جا مداخلت کی مذمت کرتا ہے کیونکہ ضلع ہزارہ میں غیر ضروری تبدیلیوں کی وجہ سے بھی انتظامیہ مفلوج ہو کر رہ گئی ہے اور جنگلات کا قتل عام ہو رہا ہے۔

از قلم مولانا شاہ احمد ترابی

عوامی جھرلو کے کرشمے

پی، پی، پی نے وہاڑی کا ضمنی الیکشن کیسے جیتا؟

۱۸ دسمبر سے ۲۲ دسمبر تک جمہوری محاذ کے رضاکاروں ... خصوصاً جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں نے تحصیل وہاڑی کی سرزمین باوجود ہزار وسعتوں کے پیپلز پارٹی کے لئے تنگ کر دی تھی۔ پیپلز پارٹی کی یہ حالت ہو گئی تھی کہ وہ چکوک میں تو اعلان وغیرہ کرنے کی جرأت سے بھی محروم ہو گئی۔ پیپلز پارٹی کے کارکن چکوک سے پتھر کھا کر لوٹتے تھے۔ عوام حکمران طبقہ سے بالعموم اور میاں ریاض دولتانہ سے بالخصوص سخت متنفر ہو چکے تھے۔ حکمران طبقہ سے نفرت، ظلم و ستم، مہنگائی، ہوشربا گرانی کے سبب اور میاں ریاض دولتانہ سے جاگیرداری بدعہدی اور ضمیر فروشی کی بدولت نفرت انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔ جمعیۃ علماء اسلام کے خطیبوں کی خطابت مقررین کی شعلہ نوائی، رضاکاروں کے انقلاب انگیز اعلانات نے جلتی پہ تیل کا کام کیا۔ اس حقیقت کے پیش نظر حکمران طبقہ کو اپنی سیاسی موت روز روشن کی طرح واضح نظر آ رہی تھی۔ اس اثناء میں لاہور سے وزیروں کی فوج ظفر موج نے وہاڑی اور بوریوالہ کا گھیراؤ کر لیا حالات کا جائزہ لینے کے بعد پولیس اور انتظامیہ کے نام جمہوریت کے قتل عام کا آرڈر جاری کیا گیا۔ ہماری دو گاڑیاں ایک بوریوالہ اور ایک وہاڑی میں کام کر رہی تھیں۔ پولیس نے فوراً گاڑیاں قبضے میں کیں اور ڈرائیوروں کو حوالات میں بند کر دیا۔ ڈرائیوروں پر الزام تھا، کہ انہوں نے ڈرائیونگ اصول کے تحت دھوتی کیوں باندھ رکھی تھی اور گاڑیوں پہ یہ غصہ کہ وہ دھوتی باندھنے والے ڈرائیوروں کے ہاتھوں کیوں چل رہی ہیں۔ تمام قانونی گتھیاں سلجھانے کے باوجود گاڑیاں ہمارے حوالے نہیں کیئیں۔ اتنے میں شیخ محمد یعقوب صاحب نے دو اور گاڑیاں ہمارے پاس بھیج دیں۔ چونکہ ڈرائیوروں پر بھی تشدد کیا گیا تھا۔ اس لئے ڈرائیور سابقہ حالات سے باخبر ہوتے ہی تیل لینے کے بہانے کہیں گاڑیوں سمیت روپوش ہو گئے ان حالات کے پیش نظر ہمارا رابطہ دیہات سے یکسر ختم ہو گیا۔ تاہم وہاڑی اور بوریوالہ میں شہری حدود تک تانگوں سے کام لیا جا رہا تھا۔ مگر دوسرے ہی دن تانگے والوں پر سخت پابندی لگا دی گئی۔

۲۵ دسمبر کو ہماری ایک گاڑی کی ضمانت پر رہائی ہوئی ہم چند ایک چکوک میں کنویسنگ کرنے کے بعد وہاڑی شہر پہنچے تاکہ شہری لوگوں سے رابطہ قائم کر سکیں۔ ہم اعلان کرتے ہوئے جمہوری محاذ کے دفتر کے سامنے پہنچے ہی تھے کہ پولیس نے ہماری گاڑی کا گھیراؤ کر لیا۔ ان کا کہنا تھا کہ آپ لوگ لاؤڈ اسپیکر استعمال نہیں کر سکتے۔ ہم پولیس کی غیر قانونی زیادتیوں سے تنگ آ چکے تھے۔ میں نے انہیں کہا کہ اگر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی جانب سے کوئی ایسا آیا ہے تو ہمیں دکھاؤ۔ اتنے میں جناب ایم حمزہ بھی باہر سے تشریف لے آئے۔ ہم اس کا پتہ لگانے کے لیے پولیس افسروں کے ساتھ تھانے پہنچے تو وہاں انسپکٹر صاحب نے کہا کہ لاؤڈ اسپیکر پر تو کوئی پابندی نہیں، گاڑی اور ڈرائیور کے کاغذات درست نہیں لہذا ہم ان کو اپنے قبضہ میں لیتے ہیں۔ چنانچہ گاڑی پولیس ہانک کر لے گئی۔ ہم نے کارکنوں سے کہا کہ کوئی تانگہ وغیرہ تلاش کرو، تاکہ اس پر لاؤڈ اسپیکر لگا کر ہم شہری مسلمان بھائیوں کو اپنی فریاد سنا سکیں۔ تانگہ والا سے رجوع کیا گیا تو معلوم ہوا کہ تانگہ تو کجا آپ کو یہاں ہاتھ سے چلانے والی ریڑھی تک نہیں مل سکتی۔ کیونکہ پولیس نے "تمام وسائل کو قومی ملکیت" میں لیا ہوا ہے۔ اس وقت وہاں وہاڑی شہر کے عوام کا ایک جم غفیر اکٹھا تھا۔ جو جمہوری محاذ کے حق میں نعرے بلند کر رہا تھا۔ ہم نے فیصلہ کیا کہ لاؤڈ اسپیکر کو ہاتھوں پر اٹھا کر شہر میں چلیں تاکہ جابر حاکموں کا ہر طریقہ سے مقابلہ کیا جا سکے۔ وہ منظر قابل دید تھا۔ کارکنوں کے ہاتھوں میں مائیک، کندھوں پر ہارن، سر پر بیٹری وغیرہ۔ یقین جانئے کہ حق و صداقت کی تبلیغ کے اس انداز پر آسمان مسکرا رہا تھا۔ راقم آگے کارکن پیچھے اور ساتھ عوام کا ایک اژدہام۔ ابھی ہم چند قدم چل کر چوک میں پہنچے ہی تھے کہ سامنے سے ڈنڈا بردار افراد سے بھری ہوئی ایک ویگن جس پر پیپلز پارٹی کا جھنڈا تھا پہنچ گئی۔ یہ غنڈے گاڑی سے اترتے ہی کارکنوں پر ٹوٹ پڑے۔ ادھر پولیس نے ہمارا گھیراؤ کر لیا بس پھر کیا تھا۔ لاؤڈ اسپیکر توڑ دیا گیا، کارکنوں پر ڈنڈے برسائے گئے۔ ہارن چھین لئے گئے۔ پولیس نے لوگوں پر شدید قسم کا لاٹھی چارج کیا۔ محاذ کے کارکن سینہ تانے پولیس اور غنڈوں کے جبر و تشدد سے مستفیض ہو رہے تھے اور ان کی آنکھوں سے شجاعت و مردانگی، جرأت و دلیری کی جھلک واضح نظر آ رہی تھی۔ میں اس مقام پر مسٹر حمزہ کی جرأت و بیباکی کو بھی سلام کرتا ہوں۔ جنہوں نے ہم سے بھی زیادہ وفاشعاری کا ثبوت دیا۔ اس سے پہلے قصبہ دیوان میں بھی پولیس اس قسم کا کھیل رچا چکی تھی مولانا منظور الحق صاحب کو تقریر نہیں کرنے دی گئی تھی لاؤڈ اسپیکر چھین کر قصبہ دیوان کے تھانہ میں بند کر دیا تھا۔ الزام یہ تھا کہ لاؤڈ اسپیکر چوری کا ہے۔ جمہوری محاذ کے کارکنوں کو حیاسوز انتقام کا نشانہ بنایا گیا۔ وہاڑی کے ایک کارکن کو اس صورت میں سزا دی گئی کہ اس کی منگیتر جو کہ ایک سکول کی استانی تھی معطل کر دی گئی۔ ایک اور پچاس سالہ حمایتی پر سترہ سالہ لڑکی کے اغوا کا مقدمہ تیار کیا گیا۔ جمہوری محاذ کے ایک اور عہدہ دار کی ایک ہزار من کپاس پولیس نے جبراً اٹھوا کر میاں ریاض دولتانہ کے مزارعین میں تقسیم کر دی پٹرول پمپوں پر سخت پابندی لگا دی گئی کہ مولویوں کو تیل ہرگز نہ دیں۔ ہم ایک رات بارہ بجے کے قریب ایک پٹرول پمپ پر پہنچے۔ میرے ساتھ مولانا محمد طیب صاحب بھی تھے۔ جو کہ جمعیۃ بوریوالہ کے مجاہد لیڈر ہیں۔ ہم نے اپنے چہرے چھپائے ہوئے تھے۔ مگر شبہ کی بنا پر ہمیں بھی خالی لوٹایا گیا۔ اِدھر یہ ستم اُدھر تلوار ... کی کنویسنگ کرنے کے لئے خود ایس ایس پی صاحب وہاڑی اور ایک پولیس آفیسر ہر چک میں پہنچتے رہے۔ نمبرداروں کو سخت تنبیہہ کرتے رہے۔ کہ اگر تمہارے چک سے کھجور جیت گئی تو تمہارا آدھا مربعہ ضبط کر لیا جائے گا۔ تمام چکوک سے نمازی قسم کے لوگوں کی فہرست بنائی جانے لگی۔ کہ اگر ان لوگوں نے کھجور کو ووٹ دیا تو جیل کی ہوا کھائیں گے۔ اور بعض چکوک میں یہ کہا گیا کہ ان کے ووٹ کینسل ہیں۔ لہذا ان کا پولنگ اسٹیشن پر جانا جرم ہوگا۔ پولنگ سے ایک دن قبل ہی بیلٹ پیپر پچاس فیصد کے حساب سے پیپلز پارٹی کے ذمہ دار لوگوں تک ہر پولنگ اسٹیشن پر پہنچا دیئے گئے۔ تاکہ صبح ایک ووٹر کے ذریعہ بیس ووٹ بھگتائے جا سکیں۔ ہر جگہ پولیس گشت کر رہی تھی۔ خوف و ہراس اس قدر کہ لوگ اپنے گھروں سے نکلنا خطرے سے خالی تصور نہ کرتے تھے۔ پولنگ پر زیادہ سے زیادہ ۱۵ اور ۱۰ فیصد آدمی آئے۔ مگر کیا کہنا عوامی حکومت کے جھرلو کا کہ ووٹر گھروں میں اور ووٹ تلوار کی چھاپ سے منقش ہو کر بکس میں پڑتے رہے۔ دیہاتی پولنگ اسٹیشنوں سے پولیس نے ہمارے پولنگ ایجنٹوں کو یہ کہہ کر بھگا دیا کہ ہم تمہارے حقوق کی خود حفاظت کریں گے۔ یوں آٹومیٹک اور جدید طریقہ سے پیپلز پارٹی کا امیدوار جیت گیا اور جمہوری محاذ کے لیڈر کی ضمانت ضبط ہو گئی۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ انتخاب دیانتداری سے ہوتے تو معاملہ برعکس ہوتا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ موجودہ حکومت جمہوریت کے آثار مٹانے کی قسم کھائے ہوئے ہے۔ اس کا نتیجہ کیا نکلے گا۔ بھٹو صاحب کو گردش تاریخ کا انتظار کرنا چاہیئے۔

محاذ کے امیدوار جمعیۃ علماء اسلام کے راہنما مولانا عبدالرحیم نعمانی تھے۔ تقریباً ۵۰، ۶۰ سال عمر۔ سفید ریش۔ چہرہ وجیہہ اور علمی غازہ سے منور۔ قد درمیانہ، گفتگو کم مگر معنی خیز۔ آنکھوں میں شجاعت و جرأت کی سرخی۔ جبیں زہد و تقویٰ سے عبارت سینہ میں علم کا سمندر، خطابت کے دھنی۔ آزمائش کی سٹیج پر بپھرا ہوا شیر۔ تاریخ کی کتابوں میں جن اکابرین کی زندگی کی جھلک دیکھی ہے۔ ان کے صحیح جانشین۔ جب ۳۱ دسمبر کو روانگی سے قبل ان کے کمرہ میں حاضر ہوا۔ خبریں ریڈیو پر نشر ہو رہی تھیں۔ خبروں کے اس جملہ پر کہ وہاڑی کے ضمنی انتخاب میں اپوزیشن کے امیدوار کی ضمانت ضبط ہو گئی۔ مسکرا کر فرمانے لگے کہ ان ظالموں کو معلوم نہیں کہ مقتلِ عشق میں قربان ہونے کے لئے تو اترا تھا، یہ کوئی تسکین ذوق کا میدان تو نہیں تھا گویا کہ —

پیتا ہوں اس لئے کہ جل جائے دل میرا
واللہ کسی ذوق کے مارے نہیں پیتا

وفاقی دارالحکومت سے

غریبوں سے آٹا اور گھی تو مت چھینو!

چوہدری محمد نذیر احمد۔ راولپنڈی

مورخہ ... کے روزنامہ "جنگ" راولپنڈی کے مطابق وزیر اعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب نے کہا ہے کہ "ان کی حکومت کسی بڑے سے بڑے بااثر شخص کی طرف سے بھی غریبوں پر کوئی زیادتی برداشت نہیں کرے گی۔ اور یہ کہ قانون کی نگاہ میں امیر اور غریب سب برابر ہیں اور غریبوں کے حقوق کی بہر صورت حفاظت کرے گی۔"

جی ہاں کیوں نہیں، موجودہ برسر اقتدار حکمران "غریب عوام" سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور وہ غریبوں پر ظلم و تشدد تو کجا کوئی "زیادتی" بھی کیسے دیکھ سکتے ہیں۔ وہ "قانون" کے نفاذ اور حفاظت کے لئے "امیروں" کو بھی کیسے بخش سکتے ہیں۔ غریبوں کے حقوق کی نگہداشت" کا عوامی حکومت تہیہ کر چکی ہے۔

ہماری "عوامی گورنمنٹ" کے "عوامی حکمرانوں نے ماضی میں بھی "غریب عوام" کی "فلاح و بہبود" کے لیے" بہت کچھ" کیا ہے اور آئندہ بھی غریبوں کا "معیار زندگی" بڑھانے کا مصمم ارادہ کیئے ہوئے ہیں۔ جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کو اس بات پر مجبور کیا جا چکا ہے کہ وہ غریب طبقہ سے تعلق رکھنے والے ہاریوں اور مزدوروں کے خلاف انتقامی کارروائیاں بند کر دیں۔ کیونکہ اب دورِ سکندری یا دور ایوبی نہیں رہا۔ کہ عوام کا استحصال کیا جائے۔ اور یحیٰ خانی دور ... دور تو غداروں کا دور تھا۔ اس لئے اب وہ دور لد چکا۔ جب "خلیل خاں فاختہ اڑایا کرتے تھے۔" اب مزدوروں، کسانوں، طالب علموں اور دانشوروں کا دور ہے۔ کسی کو بھی غریبوں پر ظلم و ستم کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

مگر!

"ہم" اس "قانون" اور اس "پابندی" سے آزاد ہیں۔ ہم آئین و قانون سے بالاتر ہیں۔ کیونکہ ہم عوام کے ووٹوں سے یہاں تک پہنچے۔ کسی چور دروازے سے نہیں آئے۔ "ہم" "بلاشرکت غیرے" پاکستان کے "وسائل" اور اس کی "قسمت" کے مالک ہیں۔ ہم جس پارٹی کو چاہیں حکومت "بخشیں" اور جس کو چاہیں (خواہ وہ اکثریت میں ہی کیوں نہ ہو) جیل کی کال کوٹھڑیوں کی نذر کر دیں۔ پاکستان کی دولت کو اپنی عیاشی اور "ذاتی آسائش" کے لیے استعمال کریں۔ جس ملک کی طرف چاہیں "تابعدارانہ" ہاتھ بڑھائیں۔ اور جس کے ہاتھوں چاہیں ملک بیچ ڈالیں۔ ہمیں ہر طرح کے "اختیارات" "حاصل" ہیں۔ کسی "بااثر شخص" یا "دولت والے" کو اس بات کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ ان غریبوں پر جنہوں نے ووٹوں کے ذریعے موجودہ حکومت کو برسر اقتدار لایا، کسی قسم کی بھی زیادتی ہو۔ لیکن ہم ہر معاملے میں "مختارِ کل" ہیں۔

کیا" بصد ادب و احترام" مالک، اسلامی جمہوریہ پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب، آپ کا ستارۂ اقبال بلند رہے اور ہمیشہ "ترقی" کی بلندیوں پر چمکتا رہے! غریب عوام سے تعلق رکھنے کی بناء پر آپ سے یہ پوچھنے کی جسارت کی جا سکتی ہے کہ آپ کا اپنا صوبہ سندھ جہاں پر "زبان" کو بہانہ بنا کر سینکڑوں غریبوں کو نشانۂ اجل بنایا گیا جس کی شہادت کے لیئے آج بھی اس وقت کے ملکی اخبارات کو پیش کیا جا سکتا ہے۔" اصل مجرموں" کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟ شہید ہونے والے نہتے مزدوروں کے معصوم یتیم بچوں اور بیواؤں کو کہاں تک "مرنے والوں کے "خون" کا معاوضہ دیا گیا؟

کراچی کی ہی سینا لمیٹڈ ورکرز یونین حسین ٹیکسٹائل ورکرز یونین، آدم جی کاٹن ملز اور پاکستان مشین ٹول فیکٹری ایمپلائز یونین وغیرہ کے عہدیدار اور ورکر جو کہ بدقسمتی سے غریب طبقہ سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ اور جنہوں نے ایوب خاں کی آمریت کے خلاف آپ کا بھرپور ساتھ دیا تھا۔ اور اس وقت کی جابر و ظالم حکومت کے خلاف ڈٹ گئے تھے۔ جنہوں نے مزدور کسان راج کی ایک جھلک دیکھنے کے لیئے زبردست جد و جہد کی تھی۔ آپ کے ہی دورِ حکومت میں "مزدور پرستی" کے جرم کی پاداش میں ان کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں پہنانے کے بعد بھی آپ کس طرح "غریب دوستی" کا نعرہ لگا سکتے ہیں؟ لانڈھی کے مزدوروں کی کامیاب ہڑتال سے بوکھلا کر سرمایہ دارانہ اور آمرانہ ذہنیت کا مظاہرہ کرنے کے بعد بھی آپ غریبوں کسی قسم کی زیادتی برداشت نہ کرنے کا اعلان کیسے کر سکتے ہیں؟

جب پنجاب پر سر سکندر حیات خاں انگریزوں کے وفادار کی حیثیت سے حکمرانی کر رہے تھے اور ترکوں کے خلاف پنجاب کے کڑیل جوان انگریزوں کے لیئے "مہیا" کر رہے تھے۔ جب خلافتِ عثمانیہ کو ختم کرنے کے لیئے مکہ مکرمہ میں خانۂ کعبہ کا غلاف چاک کرنے کے لئے اور قسطنطنیہ کے گلی کوچوں میں خلیفۃ المسلمین کی عفت مآب بیٹی کو بالوں سے پکڑ کر گھسیٹنے کے لیئے پنجاب اپنا کردار ادا کر رہا تھا۔ تو اس وقت بلوچستان اور سرحد کے غیرتمند جیالوں نے غیر ملکی سفید چمڑی والے ظالم انگریزوں کے ساتھ زبردست مسلح ٹکر لی تھی۔ انہوں نے آزادی وطن کے لئے دشمن کی نیندیں حرام کیے رکھیں۔ فرنگی ان کے رعب، دبدبہ، دلیری اور شجاعت سے کانپتا رہا۔ آج وہی "معمولی لباس"، "معمولی خوراک" اور "معمولی رہائش" کے مالک غریب بلوچ اور پٹھان محض اس لیئے لاٹھیوں اور گولیوں کا نشانہ بنائے جا رہے ہیں کہ انہوں نے الیکشن کے دوران نیپ اور جمعیۃ کو ووٹ دیئے تھے۔ اُن کا جرم صرف یہ ہے، وہ محض اس لیئے غدار اور غیر ملکی ایجنٹ کہلا رہے ہیں کہ انھوں نے پیپلز پارٹی کے "غریبوں" کی بجائے صحیح غریبوں کو اپنا نمائندہ بنایا۔ جب ایوب خاں نے بلوچستان کے بہت سارے (ایسے علاقے جہاں پر سروے ہو چکا تھا اور ایک محتاط اندازے کے مطابق "سرحدیں سیدھی کرنے" کے بہانے تانبے سے مالا مال ایک پہاڑ کو) "ایک دوست ہمسائے" کے ہاتھوں میں تحفۃً پیش کیا۔ تو بلوچیوں کے احتجاج کرنے پر ان پر "پاک فضائیہ کے شاہینوں" کے ذریعے بم برسا کر کچھ قبیلوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے بعد "سب اچھا ہے" کا بگل بجایا گیا۔ اور ایوب خاں کے بعد یحییٰ خان کے دور میں ملک کے مغربی حصے اور خصوصاً سرحد و بلوچستان کی مقبول اور اکثریتی جماعت نیپ کو خلافِ قانون قرار دینے کے بعد جب ذوالفقار علی بھٹو تشریف لائے۔ اور انہوں نے ملک کے سب سے پسماندہ اور تاریک صوبے (بلوچستان) میں اپنے کارہائے نمایاں سرانجام دینے شروع کئے۔ نیپ و جمعیۃ کی حکومت پر اپنا "شاہانہ ناراضگی" کا نزلہ پھینکا۔ وہاں کے گورنر، وزیر اعلیٰ اور دوسرے وزیروں کو نظربندی اور جیل کا "مژدہ" سنایا۔ اور فوج کو ملک کی "سلامتی" کی خاطر اپنا کردار ادا کرنے کا حکم دیا۔ الغرض جب یہ تمام "عوامی کارروائیاں" صرف اور صرف "غریب بلوچیوں" کے "مفادات" ہی کی خاطر کی جا رہی تھیں تو اس وقت غریبوں پر کسی قسم کی زیادتی برداشت نہ کرنے کا نعرہ کہاں تھا؟

اور جب بلوچیوں پر انہی مظالم کے خلاف پنجاب اور سندھ کے لوگوں نے احتجاج کے طور پر سول نافرمانی کی تحریک شروع کی۔ اور یہاں کے علماء، طلباء، وکلاء، اور سیاسی کارکن لاہور، ملتان اور کراچی کی سڑکوں پر بینرز اٹھائے نظر آنے لگے تو ملک کی پولیس بھی حرکت میں آ گئی۔ اور غریب علماء، طلباء، وکلاء اور سیاسی کارکنوں کے ساتھ جس بیہودگی اور گندی ذہنیت کا مظاہرہ کیا گیا اور "آمریت دشمنی" اور "عوام دوستی" کی جو "سزا" ہمارے اپنے ہی بھائیوں (یعنی پولیس والوں) نے انہیں دی۔ وہ انتہائی رونگٹے کھڑا کر دینے والی "سیاہ" داستان ہے۔ جسے مستقبل کا مؤرخ ظلم و "تشدد" کی تاریخ میں سرِ فہرست رکھے گا۔ اس تمام "آپریشن" کے باوجود "غریب نوازی" اور "غریب دوستی" کا نعرہ کہاں تک صحیح ہے قارئین خود اندازہ کر لیں۔

مزید برآں مہنگائی نے غریب عوام کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔ ڈیڑھ دو سو روپے تنخواہ پانے والے ملازمین زندگی سے عاجز آ چکے ہیں۔ غریب مزدور اور کسان انتہائی بے بسی کے عالم میں، کروڑوں روپے کے "ذاتی" جہاز اور لاکھوں روپے کی کاروں میں پھرنے والے "غریب" وزیروں اور امیروں کو دعائیں دے رہے ہیں اور اعتراف کر رہے ہیں کہ انھوں نے تو غریبوں کے لیئے "بہت کچھ" کیا ہے اور سابقہ تمام حکومتوں کے ریکارڈ توڑ ڈالے ہیں۔

اس کے علاوہ قوم کی وہ مائیں، (باقی صفحہ ۸ پر)

باب المراسلات

مکتوبِ حجاز

محترمی جناب زاہد الراشدی صاحب سلامت باشد

السلام علیکم ۔ مزاج شریف ۔

میں اور میرے سات ساتھی دو کار موٹروں کے ذریعے گلستان (بلوچستان) سے فریضۂ حج ادا کرنے کے لئے مورخہ ۱۲ دسمبر ۷۳ء کو روانہ ہوئے ۔ ۱۷ دسمبر ۷۳ء کو مشہد پہنچے اور ۱۸ دسمبر ۷۳ء کو امام رضاؒ کی زیارت پر حاضری دی ۔ ۲۱ دسمبر ۷۳ء کو بغداد شریف پہنچے ۔ وہاں پر امام ابو حنیفہؒ، پیران پیر شیخ عبد القادر جیلانیؒ اور امام ابو یوسفؒ کی زیارتوں سے مشرف ہوئے ۔ امام ابو حنیفہؒ کے روضہ پر حاضری دینے سے بہت سکون حاصل ہوا ۔ ۲۶ دسمبر ۷۳ء کو مغرب کی اذان کے وقت مکہ معظمہ میں حرم شریف کے قریب اترے ۔ جس وقت مکہ معظمہ میں داخل ہوئے تو بازاروں میں سیلاب کا پانی بہہ رہا تھا ۔ تین چار گھنٹہ قبل کافی بارش ہوئی تھی ۔ گلستان سے لے کر مکہ معظمہ تک، کہیں بارش اور کہیں برف پڑی ہوئی تھی ۔ اور کہیں بارش ہو رہی تھی ۔ راستے میں سردی تھی ۔ مکہ معظمہ میں موسم خوشگوار ہے ۔ سفر بالکل خیریت سے گزرا ۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا ۔ ۱۹۶۶ء سے آرزو تھی کہ فریضۂ حج ادا کرنے جاؤں جو اللہ تعالیٰ نے پوری کر دی ۔ جس کا یہ ناچیز بندہ شکر ادا نہیں کر سکتا ۔

یکم جنوری ۷۴ء کو منیٰ گئے ۔ ۲ جنوری ۷۴ء کو عرفات تھا ۔ اور ۳ جنوری ۷۴ء کو عید تھی ۔ ۵ جنوری ۷۴ء کو منیٰ سے واپس مکہ معظمہ پہنچے ۔ فریضۂ حج نہایت خوش اسلوبی سے ادا کیا ۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا ۔

حضرت مولانا عبد اللہ درخواستی صاحب ۔ مولانا حضرت مفتی محمود صاحب اکابرین اور جمعیت علمائے اسلام کے لئے ہر وقت دعائیں کرتا رہتا ہوں ۔ اور پاکستان میں قانون الٰہی نافذ ہونے کے لئے دست بدعا رہتا ہوں ۔ اسلام کی فتح ۔ کفار، مشرکین اور یہودیوں کی شکست اور عربوں کی فتح کے لئے بھی دعائیں کرتا رہتا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ اسرائیل جیسے ناسور کو صفحہ ہستی سے نیست و نابود کر دے ۔ آمین ۔

میں اور میرے ساتھی انشاء اللہ ۱۳ جنوری ۷۴ء کے بعد مدینہ منورہ جائیں گے ۔ اور تقریباً پندرہ روز وہاں گزارنے کے بعد وطن روانہ ہو جائیں گے ۔ توقع کی جاتی ہے کہ انشاء اللہ فروری کے دوسرے ہفتہ تک واپس گھر پہنچ جائیں گے ۔

سب ساتھیوں کی خدمت میں ملتجی ہوں کہ دعائیں فرماویں کہ اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت واپس پہنچا دے ۔ جمعیت علماء اسلام اور اس کے ساتھ تعلق رکھنے والے حضرات کے حق میں ہر وقت دعائیں کرتا رہتا ہوں ۔ سب دنیا کے اسلام کے لئے بارگاہ ایزدی میں آہ و زاری کرتا رہتا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے ۔ آمین

امید ہے ۔ آپ بخیریت ہوں گے ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دینِ اسلام کی خدمت کی توفیق دے ۔ آمین ۔

فقط والسلام　　　　خیر اندیش

سینیٹر محمد زمان اچکزئی جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام بلوچستان ۔ حال مکہ معظمہ (سعودی عرب)

بلوچستان کو بچا لو

مکرمی ایڈیٹر صاحب ترجمانِ اسلام سلام مسنون!

مفکرِ اسلام مولانا مفتی محمود نے خان عبد الصمد کے بہیمانہ قتل پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ "قاتلوں کو گرفتار کرکے کیفر کردار تک پہنچایا جائے ۔ ورنہ جو آگ بھڑکے گی ۔ اس کا بجھانا کسی کے بس میں نہ ہوگا"۔ حضرت مولانا کی سیاسی بصیرت سے انکار نہیں کیا جا سکتا ۔ اور ان کا تبصرہ ایک ایسے خطرے کی نشاندہی کرتا ہے جس کے امکانات و محرکات بلوچستان میں پائے جاتے ہیں ۔ اس وقت بلوچستان میں آگ و خون کی ہولی کھیلی جا رہی ہے ۔ بابائے پشتون کو شہید کرکے پشتون عوام کے جذبات کو مشتعل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ بی ۔ بی سی کے قول کے مطابق بلوچستان کے ساٹھ ہزار کیلو میٹر میں فوج کو پھیلا دیا گیا ہے ۔ مری اور مینگل قبائل کا قتلِ عام ہو رہا ہے ۔ اور وہاں کے امن پسند عوام پانی اور دانے کے لئے ترس رہے ہیں ۔ سینکڑوں کی تعداد میں پشتون اور بلوچ بھاگ کر ممالک غیر میں پناہ لے چکے ہیں ۔ اقلیت اکثریت پر زبردستی مسلط کر دی گئی ہے ۔ عوام کے مختلف نمائندوں پر قتل، غارتگری، ڈکیتی، اور امانت میں خیانت کے مقدمات بنا کر جیل کی چار دیواری میں بند کر دیے گئے ہیں ۔ ہزاروں پشتون اور بلوچ عرصہ سے حوالات میں ... رکھے ہوئے ہیں ۔ خان عبد الصمد خان کے قتل کے بعد کوئی شخص اپنے آپ کو محفوظ خیال نہیں کرتا ۔ ظلم و ستم کی تلوار ہر ایک شخص کے سر پر لٹکی ہوئی ہے ۔ پشتون اور بلوچوں کو لڑانے کے لئے درپردہ سازشیں کی جا رہی ہیں ۔ اس لئے حالات کو متوازن بنانے کے لئے مرکزی حکومت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ خان عبد الصمد کے قاتلوں کو بلا تاخیر گرفتار کرے ۔ سیاسی قیدیوں کو غیر مشروط طور پر رہا کرے ۔ حکومت کے منتخب نمائندوں کے حوالے کرے ۔ اور فوج کو واپس بارکوں میں بلا لیں ۔ یہی وہ نکات ہیں جس کے نتیجہ میں فضا کو سازگار بنانے میں مدد مل سکتی ہے ۔ اور اس آویزش کا خاتمہ ہو سکتا ہے ۔ حکمران پارٹی فی الواقع پاکستان کی سلامتی اور بقا چاہتی ہے ۔ اور بلوچستان میں دوسرا بنگلہ دیش جیسے حالات دہرانا نہیں چاہتی تو اسے چاہئے ۔ مذکورہ نکات اپنے پیش نظر رکھے بغیر عمل درآمد کرے ۔ ورنہ حکمران پارٹی کی ضد کے نتیجہ میں کسی ناخوشگوار واقعہ کے خدشات کو خارج از امکان قرار نہیں دیا جا سکتا ۔ اور قانونی طور پر اس کی ذمہ داری سے حکمران پارٹی مستثنیٰ نہ ہو سکے گی ۔ وما علینا الا البلاغ ۔

غلام دستگیر کاکڑ

جنرل سیکرٹری پشتون خواہ نیشنل عوامی پارٹی بلوچستان

مجلس تحفظ ختم نبوت پر الزام

مکرمی ۔ سلام مسنون ۔

راولپنڈی کے نو مولود ہفت روزہ "الجمعیۃ" کے شمارہ ۲۸ دسمبر میں تحریر ہے کہ مولانا غلام غوث ہزاروی نے فرمایا ہے کہ مجھے مجلس تحفظ ختم نبوت چنیوٹ کے سیکرٹری محترم جناب ظہور احمد صاحب کا دعوت نامہ برائے شرکت ختم نبوت کانفرنس ملا تھا ۔ میں اولاً اپنی مصروفیات اور ثانیاً ایک مودودی کو ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی دعوت دینے کی وجہ سے شرکت سے معذوری ظاہر کر دی ۔ آگے چل کر لکھتے ہیں ۔ چنانچہ اب دوستوں سے معلوم ہوا کہ جس مودودی کو شرکت کی دعوت دی گئی تھی اسے روک دیا گیا ہے ۔ یہ الفاظ الجمعیۃ کے ہیں ۔

ہفت روزہ "الجمعیۃ" کے یہ الفاظ ...... پڑھ کر ہر مسلمان کے ذہن میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے متعلق شکوک و شبہات کا پیدا ہونا یقینی امر ہے ۔ کیونکہ مجلس تحفظ ختم نبوت ایک غیر سیاسی، مذہبی اور تبلیغی جماعت ہے ۔ اس میں ہر انسان جو عقیدہ ختم نبوت کے ساتھ منسلک ہے شرکت کر سکتا ہے ۔

کانفرنس میں شرکت کی شرط صرف اور صرف یہ ہے کہ ختم نبوت پر یقین اور عقیدہ ہو ۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کانفرنس میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اعلانیہ اختلاف رکھنے والے احباب تو شرکت کر سکتے ہیں ۔ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی سے اختلاف رکھنے والے کو شرکت سے کیوں روکا گیا ۔

مقامی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھیوں کے اصرار پر میں نے ایک عریضہ مرکزی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان ارسال کیا ۔ جواب حسب ذیل ہے جو مرکزی راہنما مولانا محمد شریف جالندھری نے ارسال کر دیا ہے ۔

"علماء کرام کو کانفرنس میں شرکت کے دعوت نامے مرکزی دفتر سے جاری ہوتے ہیں ۔ تاہم مقامی جماعت چنیوٹ کے سیکرٹری صاحب ظہور احمد نے مولانا غلام غوث ہزاروی کو دعوت شرکت دی ۔ مولانا ہزاروی صاحب نے قطعاً یہ شرط نہیں رکھی کہ میں مودودی کی وجہ سے شرکت نہیں کروں گا ۔ اور نہ ہی مجلس والوں نے ہزاروی صاحب کے کہنے پر کسی آدمی کو شرکت سے منع کیا ہے ۔ یہ الجمعیۃ کی خبر صداقت پر مبنی نہیں ہے ۔

(حافظ محمد شریف خطیب شاہکوٹ)

بقیہ : آٹا گھی تو مت چھینو!

بہنیں اور بیٹیاں بھی قابلِ رحم ہیں ۔ جو گھی کا ڈبہ لئے، تیل کا کنستر اٹھائے، چینی کے لئے تھیلا اور آٹے کے لئے "توڑا" سر پر رکھے سڑکوں پر نظر آ رہی ہیں ۔ صبح ایک قطار میں تو شام کے وقت دوسری قطار میں کھڑی دکھائی دے



مرزا ناصر کو ایئر فورس کی سلامی

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے جنرل سیکرٹری مولانا سید نیاز احمد گیلانی نے اس خبر کو انتہائی تشویشناک قرار دیا ہے کہ ربوہ میں مرزائی جماعت کے سالانہ جلسہ کے موقع پر پاکستان ایئر فورس کے طیاروں نے قادیانی امت کے سربراہ مرزا ناصر کو سلامی دی۔ گیلانی صاحب نے کہا کہ یہ بات اس لحاظ سے اور بھی زیادہ باعث تشویش ہے کہ ایئر فورس کے سربراہ مسٹر ظفر چودھری قادیانی ہیں۔

آپ نے کہا۔ تمام آئینی و فوجی قوانین کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ایئر فورس کے طیاروں کا ایک غیر مسلم اقلیت کے سربراہ کو اس انداز سے سلامی دینا ملک و قوم کے لئے انتہائی خطرات کی نشاندہی کرتا ہے۔ خصوصاً جبکہ اس گروہ کی ملک دشمنی شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ گیلانی صاحب نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس واقعہ کی تحقیقات کرا کے متعلقہ افسران کو سخت ترین سزا دی جائے اور قادیانیوں کی سرگرمیوں کا محاسبہ کیا جائے۔

صوبائی جمعیۃ کی طرف سے برات خاں کی حمایت کا اعلان

کوئٹہ (رپورٹ منظور احمد) جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کا ایک اجلاس ۱۶ر جنوری کو بعد از دوپہر جمعیۃ کے صوبائی دفتر میں زیر صدارت جناب مولانا شمس الدین صوبائی امیر جمعیۃ علماء اسلام منعقد ہوا۔

اجلاس میں صوبائی سیاسی حالات کا جائزہ لیا گیا اور ایک بیان میں اعلان کیا گیا کہ حلقہ پی بی (۴) کے ضمنی انتخاب کے لیے جمعیۃ علماء اسلام یہ مناسب سمجھتی ہے کہ جو شخص بھی مرکزی حکومت اور صوبائی غیر آئینی حکومت کی بلا مشروط حمایت کر رہا ہے۔ اس کے مقابلہ میں آزاد امیدوار برات خاں کی حمایت کی جائے۔ اور حلقہ پی۔ بی ۴ کے جمعیۃ کے اراکین اور ووٹروں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ صوبائی جمعیۃ کے اس فیصلہ کو عملی جامہ پہنائیں۔

ایک قرارداد کے ذریعہ قاری ولی محمد ناظم جمعیۃ علماء اسلام چمن پر شر پسندوں کے حملہ کی مذمت کی گئی ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ حملہ آوروں کو قرار واقعی سزا دے۔

اجلاس میں جمعیۃ علماء اسلام کے تنظیمی امور اور صوبہ کی تازہ ترین سیاسی صورت حال پر بھی غور و خوض کیا گیا۔

جمعیۃ نہیں بلکہ کچھ افراد انتشار کا شکار ہوئے ہیں

اسلام کے عملی نفاذ کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کو مضبوط بنائیے

ضلع خیرپور میں مختلف اجتماعات سے سید امروٹی کا خطاب

خیرپور۔ جمعیۃ علماء صوبہ سندھ کے امیر حضرت مولانا سید محمد شاہ امروٹی نے ضلع خیرپور کا مفصل تنظیمی دورہ کیا۔ اس دورہ میں امیر ضلع مولانا غلام محمد، ناظم عمومی مولانا محمد خاں عزیز، صوبائی ناظم دفتر عبدالستار بردی اور حاجی محمد عاقل بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ آپ نے ٹھیڑی، خیرپور، پیر جو گوٹھ، پریالور، ڈب مہر شاہ، گمبٹ اور دیگر مقامات میں جماعتی کارکنوں کے اجتماعات اور عام جلسوں سے خطاب فرمایا اور تنظیمی امور کا جائزہ لیا۔ آپ کے ارشادات کا خلاصہ پیش کیا جا رہا ہے۔

میرے معزز ہمسفر ساتھیو!

آپ کو معلوم ہے کہ پاکستان کس مقصد کے لئے وجود میں آیا تھا اور وہ مقصد کیا ہے؟ صرف اسلام۔

تو بتائیں ہمیں اسلام ملا؟ کیا نماز، روزہ، زکوٰۃ حج اور دیگر ارکان اسلام کی ادائیگی یا فروغ اسلام کے مختلف شعبوں میں کام کرنے پر برطانوی دور میں پابندی عائد تھی؟ اگر جواب نفی میں ہے تو ہمیں اسلام کی سربلندی اور اس کو اس سرزمین پر نافذ کرنے کے لئے قربانی سے دریغ نہ کرنے کا عہد کرنا ہے اور اپنے اکابر کی جلائی ہوئی شمع کو اپنا خون دے کر ہمیشہ روشن رکھنا چاہئے۔

آج ہمیں صاحب اقتدار مشورہ دیتے ہیں کہ ہمارا مقام صرف مسجدوں اور درگاہوں تک محدود رہنا چاہیئے۔

کیا ہم مقام صحابہؓ اور مقام سلفؒ کو بھول جائیں جو مسجدوں کو نماز سے آراستہ کرنے کے علاوہ خدا کی مخلوق پر اسلامی احکامات نافذ کرتے رہے اور سیاست کا اہل صرف اسلام کو سمجھنے اور نافذ کرنے والوں کو گردانتے رہے جس کا سبق ہمیں حضرت حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مدینہ چھوڑ کر کربلا کے میدان میں قربانی سے ملتا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اسلام کو ہماری زندگی کے ہر شعبہ میں رہنما اصول بننا چاہیئے اس پر جب تک عمل نہ ہو ہر دور میں قربانی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

آج ہم اسلام کے جو رکن ادا کرتے ہیں سو فیصد ثواب سے مستفیض نہیں ہوتے۔ کیونکہ اس میں ناجائز اسباب کا بھی بڑی حد تک دخل ہے۔ آپ یقین کے ساتھ بتا سکتے ہیں کہ میرے پاس جو یہ دس روپے کا نوٹ موجود ہے یہ حلال کا ہے۔ مانا مجھے عوض کار حلال میں ملے لیکن آخر یہ نوٹ جہاں سے آتے ہیں، جہاں جمع ہوتے ہیں وہاں منشیات کی آمد، سود کی آمد اور دوسری عوض کار حرام کی رقمیں جمع نہیں ہوتیں؟ یا آمد حلال کے لیئے الگ تجوری ہے یہی تو بڑی وجہ ہے کہ ہم لوگوں کی عبادات و معاملات میں وہ اثر نہیں رہا۔ ہمیں چاہیئے کہ اسلام کو سو فیصدی اپنی زندگی پر نافذ کرنے کے لئے علماء حق کا ساتھ دے کر جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم کو مضبوط کریں۔

چند شر پسندوں کا یہ پروپیگنڈا کہ جمعیۃ انتشار کا شکار ہوئی ہے بالکل غلط ہے۔ چند لوگ خود انتشار کا شکار تو ضرور ہوئے ہیں۔ لیکن جمعیۃ کو انتشار کا شکار بنانے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ جمعیۃ ایک اکثریت کا نام ہے اور یہ افرادی قوت اب بھی ہمارے ساتھ ہے۔

نہایت افسوس ہے کہ جو لوگ کل ہزاروی گروپ کی نسبت سے چڑتے تھے آج فخر کے ساتھ "ہزاروی گروپ" لکھ کر فخر محسوس کرتے ہیں۔ سید موصوف نے ہر مقام پر لوگوں سے ہاتھ اٹھوا کر سوال کیا کہ کیا جمعیۃ کے متحدہ جمہوری محاذ میں شامل ہونے کے بعد آپ کے شہر میں جمعیۃ یا کسی اور جماعت کے لوگ جماعت اسلامی میں شامل ہوئے ہیں جواب نفی میں ملا۔ لوگوں نے کہا نہیں۔ تو شاہ صاحب نے فرمایا۔ اسی طرح پورے پاکستان میں سمجھئے یہی جواب ہے۔ ایسے غلط پروپیگنڈے کرکے جماعت نہیں بنتی بلکہ جماعت اخلاص اور قربانی سے بنتی ہے۔ خائف رہنے یا حصول دنیا سے نہیں بنتی۔

ہمارے سابق مہربانوں نے اب اپنے اکابرین کی قیادت قبول کرنے کی بجائے بھٹو صاحب کی قیادت جماعتی معاملات میں قبول کرلی ہے۔ آپ ہی بتائیں۔ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ بڑے عالم و بزرگ تھے یا یہ محترم؟ اور کیا بھٹو صاحب کی خدمات قائدین پاکستان کے برابر ہوسکتی ہیں؟ تو جب مولانا شبیر احمد عثمانیؒ جیسے بزرگ ان سے ہمیں اسلام نہیں دلا سکے تو ہمارے یہ مہربان ان سے اسلام کیسے دلا سکتے ہیں

جمعیۃ میں شمولیت

موضع مانڈی تحصیل ہری پور ضلع ہزارہ کے مشہور سیاسی کارکن عبدالرؤف خاں نیازی نے اپنے سینکڑوں ساتھیوں سمیت جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ ہم حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہ مولانا عبیداللہ انور، مولانا محمد ایوب بنوری، مولانا شمس الدین بلوچستان اور مجاہد حق مولانا مفتی محمود کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہیں۔ بیان میں مولانا ہزاروی کے رویہ کو انتہائی افسوسناک قرار دیتے ہوئے جمعیۃ کے خلاف ان کی سرگرمیوں کی مذمت کی گئی۔

فقیر کے تمام معتقدین جمعیۃ علماء اسلام سے وابستہ رہیں

مکرمی ایڈیٹر صاحب! اسلام مسنون!

پیر طریقت امام شریعت حضرت مولانا عبداللہ جان صاحب پیر برہندی نقشبندی مدظلہ سجادہ نشین خانقاہ فضلیہ مجددیہ تھانہ (مالاکنڈ ایجنسی) کا مندرجہ ذیل ارشاد گرامی برائے اشاعت ارسال خدمت ہے:۔

(منجانب:۔ میر نواز خاں صدر جمعیۃ طلباء اسلام سال چہارم گورنمنٹ کالج میران شاہ شمالی وزیرستان ایجنسی)

"پاکستان میں مذہبی تحریک چلانا مسلمانوں کے لئے عموماً اور علماء کرام کے لئے خصوصاً لازمی امر ہے۔ آج کل جمعیۃ علماء اسلام یہ خدمات انجام دے رہی ہے۔ مولانا محمد عبداللہ درخواستی، مولانا مفتی محمود اور مولانا عبیداللہ انور صاحب جیسے بزرگان دین کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ یہ قائدین سلف صالحین کی صحیح پیروی کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی زندگی میں برکات فرما کر انہیں کامیابی و کامرانی بخشے۔ آمین!

فقیر کے تمام معتقدین سے گذارش ہے کہ وہ اس جمعیۃ کے ساتھ وابستہ رہیں۔"

ملہووالی میں قائد جمعیۃ کا خطاب

یکم محرم الحرام مطابق ۲۶ جنوری بروز ہفتہ بعد نماز ظہر مدرسہ جامعہ عربیہ مفتاح العلوم ملہووالی تحصیل پنڈی گھیب میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ علماء اسلام عوام سے خطاب فرمائیں گے۔

(مولانا نور محمد ملہووالی)

نورانی مسجد کو شہید کرنے کا نوٹس واپس لیا جائے

لاڑکانہ (نمائندہ خصوصی) انجمن تحفظ مساجد ضلع لاڑکانہ کے صدر حافظ عبدالکریم نے ایک بیان میں لاڑکانہ میونسپلٹی کے اعلیٰ حکام، گورنر و وزیر اعلیٰ سندھ سے اپیل کی ہے کہ وہ لاڑکانہ کی نورانی مسجد کو شہید کرنے کے غیر اسلامی اور شر انگیز نوٹس کو فوری واپس لیں جس کے ذریعہ مسلمانان لاڑکانہ کے مذہبی جذبات سخت مجروح ہوئے ہیں۔ صرف روڈ کو چوڑا کرنے کے لئے اس قسم کی جسارت قابل مذمت ہے۔

حافظ صاحب نے کہا کہ مسجد کو شہید کرنا گویا دین اسلام کے قلعہ کو گرانا ہے۔ اس کو بچانا اور آباد کرنا گویا اسلام کو آباد کرنا ہے۔

وارہ میں دفتر ختم نبوت کا قیام

وارہ ضلع لاڑکانہ (نمائندہ خصوصی) گذشتہ دنوں وارہ میں شیخ الحدیث مولانا سید محمد یوسف بنوری نے مجلس ختم نبوت کے دفتر کا افتتاح فرمایا اور اسی وقت ایک سو روپیہ مرحمت فرمایا اور کتابوں کا وعدہ بھی فرمایا۔ اس موقعہ پر عہدیداروں کا انتخاب ہوا۔ نیز مولوی الٰہی بخش صاحب کو تحصیل وارہ کے لئے مبلغ مقرر کر دیا گیا ہے جو کہ زور شور سے تحصیل بھر میں ختم نبوت کا بھرپور کام کر رہے ہیں اور الحمدللہ کہ مرزائیوں کو ان کے محلوں میں شکست فاش دے رہے ہیں۔ یہاں تک کہ وارہ میں مرزائیوں نے اپنا دفتر تک بند کر دیا ہے۔

مخش پروگرام کی مذمت

مورخہ ۲۱/۱۲/۷۲ کو جامع مسجد ڈاواصو آستانہ ضلع جھنگ میں ایک اجلاس ہوا۔ اجلاس میں گرلز مڈل سکول میں ۱۸/۱۲/۷۲ کو اس مخش پروگرام کی مذمت کی گئی جس پروگرام میں سپیکر پر مسلمان قوم کی بچیوں کو فلمی گانے گانے پر مجبور کیا گیا۔

اجلاس میں حکام بالا محکمہ تعلیم سے استدعا کی گئی کہ وہ اس چیز کا نوٹس لے کر ضروری کارروائی کریں ورنہ دیہاتیوں میں بچیوں کو تعلیم نہ دلانے کا رجحان زور پکڑ جائے گا۔ آخر میں مولانا عبدالشکور دین پوری کے جواں سال بیٹے کی وفات پر دکھ کا اظہار کیا گیا۔ مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی گئی۔

سیاسی مظالم کی مذمت

پڈعیدن۔ جمعیۃ علماء اسلام کے راہنما مولانا تاج الدین بسمل نے ایک بیان میں متحدہ جمہوری محاذ کے کارکنوں کے خلاف وسیع تر انتقامی کارروائیوں کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ اس قسم کے سیاسی مظالم کی مثال نہیں ملتی۔ سیاسی راہنماؤں کو بے گناہ جیلوں میں ٹھونس دیا گیا ہے۔ بلوچستان کے عوام پر زندگی کا دائرہ تنگ ہو چکا ہے۔ سندھ میں پیر پگاڑو شریف کے مریدوں پر انسانیت سوز تشدد کیا جا رہا ہے۔ آپ نے بھٹو صاحب سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنا رویہ تبدیل کر کے جمہوری اقدار بحال کریں۔

علامہ تونسوی کا دورہ ضلع گوجرانوالہ

تنظیم اہلسنت والجماعت کے صدر علامہ عبدالستار تونسوی ضلع گوجرانوالہ کے تین روزہ دورہ پر تشریف لائے۔ آپ نے ۸ جنوری کو موضع چیڑہ براستہ گکھڑ میں زیر صدارت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خاں صاحب ایک جلسہ عام سے خطاب فرمایا اور مسلک اہل السنت والجماعت پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ ۹ جنوری کو ڈھیوالہ گورایہ براستہ منڈھیالہ تیگہ میں سنی کانفرنس منعقد ہوئی۔ دن کی نشست میں علامہ عبدالستار تونسوی اور رات کی نشست میں حضرت مولانا فضل رازق صاحب اور حضرت مولانا محمد یوسف رحمانی نے خطاب فرمایا۔ اس دورہ میں شاعر تنظیم الدعوۃ نشتر اور جمعیۃ علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کے مبلغ ڈاکٹر غلام محمد بھی آپ کے ہمراہ تھے۔

سڑکوں کی مرمت کی جائے

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ غلام محمد آباد لائلپور کا اجلاس مولانا عبدالعلیم جالندھری کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مرکزی قیادت پر اظہار اعتماد کیا گیا اور حکومت سے غلام محمد آباد کی سڑکوں کی مرمت اور گلیوں کو پختہ کرانے کا مطالبہ کیا گیا۔ اجلاس میں صوفی منظور الحق کی شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دعائے مغفرت کی گئی۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

مولانا چنیوٹی کو خراج تحسین

جمعیۃ علماء اسلام بالاکوٹ کے ایک اجلاس میں حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی کو خراج تحسین پیش کیا گیا کہ ان کی مخلصانہ کوششوں کے باعث بالاکوٹ اور گردونواح کے مسلمان عوام مسئلہ ختم نبوت کی حقیقت سے آشنا ہوئے ہیں۔ اب سے کچھ عرصہ قبل یہاں بعض مسلمان قادیانیوں کے ساتھ رشتہ داریاں قائم کرنے اور ان کی شادی غمی میں شرکت کو عار نہیں سمجھتے تھے مگر مولانا چنیوٹی نے جب دو ماہ قبل یہاں کے عوام کو مرزائیوں کے اصلی چہرے سے روشناس کرایا، تو مسلمانوں نے قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ کر دیا حتیٰ کہ گذشتہ دنوں ایک با اثر قادیانی کی وفات پر بھی مسلمانوں نے جنازہ سے بائیکاٹ کیا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے اجلاس میں مولانا چنیوٹی کی ان خدمات کو سراہتے ہوئے ان کی درازی عمر کے لئے دعا مانگی گئی۔ (شیر افضل خاں)

ربوہ کا نام تبدیل کیا جائے

جمعیۃ علماء اسلام کے ممتاز راہنما مولانا منظور احمد چنیوٹی نے واصو آستانہ ضلع جھنگ میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے آئین میں اسلامی دفعات شامل کرانے کی جدوجہد پر مولانا مفتی محمود اور ان کے رفقاء کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور ربوہ کا نام تبدیل کر کے اسے تمام مسلمانوں کے لئے کھلا شہر قرار دیا جائے۔

صدر آزاد کشمیر سے ملاقات

نعمان پورہ باغ۔ شرقی باغ کے ایک وفد نے زیر قیادت مولانا امیر الزمان ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء آزاد جموں و کشمیر صدر آزاد کشمیر سردار عبدالقیوم سے ملاقات کی اور ان کی توجہ علاقہ کے اہم مسائل کی طرف مبذول کرائی۔ مولانا امیر الزمان نے صدر سے حسب ذیل مطالبات کئے

(۱) غلہ کی قلت دور کی جائے (۲) نعمان پورہ بازار کی سوختہ دکانوں کا جو معاوضہ گورنمنٹ نے مالکان کو دیا تھا۔ اب وہ رقم ضلعی حکام واپس طلب کر رہے ہیں اس حکم کو کالعدم قرار دیا جائے۔

(۳) علاقہ جھڑ کے پرائمری سکول کو مڈل کا درجہ دیا جائے۔

صدر حکومت نے سکول کے بارے میں ناظم تعلیمات کو ہدایت کی کہ فوری سکول کا کیس مرتب کر کے پیش کریں اور دکانداروں کی رقوم میرے آرڈر کے بغیر واپس نہیں کی جائیں گی۔

وفد میں حاجی عبدالکریم راجہ فرید خاں راجہ سید عالم خاں میر افسر خاں مسٹر حبیب شامل تھے۔

سیلاب زدگان کو مفت امداد دی جائے

(مولانا محمد لقمان)

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے ممتاز راہنما مولانا محمد لقمان نے ضلع رحیم یار خاں کے سہ روزہ تنظیمی دورہ میں مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عوامی دور میں کسی چیز کو خریدنے کو دل نہیں چاہتا کیونکہ اشیاء صرف یعنی روزمرہ کی اشیاء کی قیمتیں آسمانوں سے باتیں کر رہی ہیں اور مہنگائی نے غریب عوام کی کمر توڑ کے رکھ دی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ سیلاب زدہ علاقوں میں موثر امدادی اقدامات کئے جائیں، جبکہ تقاوی قرضوں کے فارم نہیں ملتے۔ اگر فارم مل بھی جائیں تو پھر بغیر دس فیصدی کمیشن کے افسران قرضے منظور نہیں کرتے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ایسے افسران کو سخت ترین سزا دی جائے۔ مصیبت زدہ عوام ظلم کا نشانہ بن رہے ہیں۔ انہوں نے یہ مطالبہ بھی کیا کہ یہ امداد مفت دی جائے اور جن علاقوں میں سیلاب آیا تھا ابھی تک نہری پانی نہیں میسر آیا۔ وہاں گندم کی فصلیں ضائع ہونے کا شدید خطرہ ہے وہاں پانی کا فوری طور پر انتظام کیا جائے۔ ورنہ ملکی معیشت تباہ ہو جائے گی۔

مولانا موصوف نے کہا کہ مرزائیت ملک و ملت کے لئے خطرناک ہے حکومت کو چاہیئے کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے ورنہ مسلمانوں کے جذبات کا کوئی طاقت مقابلہ نہیں کر سکتی۔ انہوں نے کہا جس طرح اسرائیل عربوں کے لئے دردِ سر ہے اسی طرح مرزائیل (ربوہ) پاکستان کے لئے وبالِ جان بن سکتا ہے۔ انہوں نے کارکنوں کی تنظیم کو مضبوط بنانے کی تلقین کی۔ آپ اس تنظیمی دورہ میں بستی گورا تحصیل لیاقت پور، ظاہر پیر، دین پور شریف، رحیم یار خاں اور بھوٹہ واہن وغیرہ بستیوں میں گئے اور مختلف اجتماعات سے خطاب کیا۔ (عبدالصبور ڈاہر ناظم نشریات)

جمعیۃ اور نیپ نے سرحد میں ریفرنڈم جیت لیا

ولی خاں کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈہ افسوسناک ہے (قائد جمعیۃ)

قائد جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا مفتی محمود نے گذشتہ روز ملتان میں ایک اخبار نویس کو انٹرویو دیتے ہوئے اس راز سے پردہ اٹھایا کہ صوبہ سرحد کے ضمنی انتخابات میں کرک کی سیٹ پر پیپلز پارٹی کے امیدوار نواب محسن علی کیسے کامیاب ہو گئے جبکہ صوابی سے قومی اسمبلی اور چارسدہ سے صوبائی اسمبلی کی سیٹ جمعیۃ اور نیپ کے امیدواروں نے جیت لی ہے

آپ نے بتایا کہ اس حلقہ میں سرکاری پارٹی کے امیدوار نواب محسن علی کے حق میں رات کو ہی بیلٹ بکس بھر دیئے گئے تھے۔ متحدہ جمہوری محاذ کے پولنگ ایجنٹ جب صبح پولنگ اسٹیشنوں پر پہنچے تو حکام نے انہیں خالی بکس قاعدہ کے مطابق کھول کر دکھانے سے انکار کر دیا جس پر محاذ نے بائیکاٹ کا اعلان کر دیا اور اس طرح نواب محسن علی نے یہ الیکشن "بھاری اکثریت" سے جیت لیا۔ قائد جمعیۃ نے کہا کہ انتخابات سے قبل مسٹر شیرپاؤ اور عبدالقیوم خاں نے ان ضمنی انتخابات کو ریفرنڈم قرار دیا تھا جواب واضح طور پر نیپ اور جمعیۃ نے جیت لیا ہے۔

مفتی صاحب نے خان عبدالولی خاں صاحب کے خلاف سرکاری پروپیگنڈہ کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے کہا کہ اگر حکومت کو ان کے باہر جانے پر اعتراض تھا تو انہیں اجازت کیوں دی گئی؟ حکومت کی طرف سے اجازت اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ ولی خاں کے خلاف پروپیگنڈا بے بنیاد ہے آپ نے کہا کہ ولی خاں کی کابل روانگی سے قبل میں خود انہیں چارسدہ میں ملا تھا۔ ان کی آنکھ سوجی ہوئی تھی اور وہ درد سے بے چین تھے۔ حیرت کی بات ہے کہ سرکاری حلقے محض سیاسی مقاصد کے لئے ایک بیمار آدمی کے خلاف الزام تراشی سے بھی باز نہیں آتے۔

مولانا عبیداللہ انور امن کونسل کے صدر منتخب ہو گئے

گذشتہ روز وائی۔ ایم۔ سی ہال لاہور میں پاکستان امن کونسل کا کنونشن منعقد ہوا جس میں امن کونسل کی طرف سے عربوں کے موقف کی حمایت کا اعلان کیا گیا اور دنیا کے مسائل کو اقوام متحدہ کے چارٹر اور بنڈونگ کانفرنس کے اصولوں کے مطابق حل کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ جمعیۃ علماء اسلام کے صدر مولانا عبیداللہ انور نے کنونشن کی صدارت کی۔ اس کنونشن میں پاکستان امن کونسل کے باقاعدہ احیاء کا اعلان کرتے ہوئے حضرت مولانا عبیداللہ انور کو صدر اور منظہر علی خاں کو جنرل سیکرٹری منتخب کر لیا گیا۔

جمعیۃ علماء اسلام پختونستان کی حامی نہیں

جمعیۃ علماء اسلام کے سربراہ حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی دامت برکاتہم نے ناظم آباد کراچی میں جمعیۃ کے دفتر کے افتتاح کے موقع پر ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ان الزامات کی تردید کی کہ جمعیۃ علماء اسلام پختونستان کی حامی ہے آپ نے کہا۔ ہماری جماعت کا کوئی رکن نہ تو غدار ہے اور نہ ہی پختونستان کا حامی ہے بلکہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی سالمیت اور یک جہتی پر پختہ ایمان رکھتی ہے۔ اور اس کے لئے کسی قربانی سے گریز نہیں کریگی

مولانا ہزاروی سیٹ چھوڑ دیں

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ہزارہ کے کنونشن میں جو ۱۲ جنوری کو ڈسٹرکٹ کونسل ہال ایبٹ آباد میں زیر صدارت مولانا کریم عبداللہ منعقد ہوا تھا مولانا غلام غوث ہزاروی اور مولوی عبدالحکیم سے ایک متفقہ قرارداد کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا کہ وہ قومی اسمبلی کی رکنیت سے مستعفی ہو جائیں کیونکہ انہوں نے الیکشن میں صرف جمعیۃ کے ٹکٹ کی وجہ سے کامیابی حاصل کی تھی، اور اب جمعیۃ کی پالیسی سے انحراف اور جمعیۃ سے اخراج کے بعد انہیں رکنیت قائم رکھنے کا اخلاقی طور پر کوئی حق حاصل نہیں اس لئے دونوں حضرات اسمبلی کی رکنیت سے فی الفور مستعفی ہو کر نئے سرے سے انتخاب لڑیں تاکہ ان کو اپنے حلقہ میں اپنی صحیح پوزیشن کا علم ہو سکے۔

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کا اجلاس

گذشتہ روز جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا شہر کا اجلاس مولانا صالح محمد صاحب امیر شہر کی صدارت میں ہوا جس میں تنظیمی امور پر غور وخوض کے علاوہ مولانا محمد یوسف الحسینی امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور کی وفات حسرت آیات پر تعزیتی قرارداد منظور کی گئی۔ مولانا موصوف کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار اور ان کی وفات کو جمعیۃ کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیتے ہوئے اجلاس میں مولانا مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے متعدد رہنماؤں نے لائلپور جمعیۃ علماء اسلام کے سرگرم کارکن الحاج صوفی منظور الحق کے اچانک حادثہ میں شہید ہونے پر رنج وغم کا اظہار کیا اور صوفی صاحب مرحوم کے لئے دعاء مغفرت کی اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

(محمد صادق)

ضلع لائل پور جمعیۃ کے نئے امیر

جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور کی مجلس شوریٰ کے ایک اجلاس میں حضرت مولانا محمد یوسف الحسینی امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور کے وصال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے ایک قرارداد میں اسے عظیم جماعتی و دینی نقصان قرار دیا گیا اور مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی گئی۔ مجلس شوریٰ نے مولانا امداد الحق صاحب کو چھ ماہ کی عبوری مدت کے لئے جمعیۃ کا ضلعی امیر منتخب کیا ہے۔

شہری جمعیۃ علماء اسلام اور جمعیۃ طلباء اسلام کا بھی ایک مشترکہ تعزیتی اجلاس مدرسہ اشرف المدارس میں منعقد ہوا۔ جس میں مولانا عبدالعلیم جالندھری نے مرحوم کی خدمات پر روشنی ڈالی اور ان کو ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی ہوئی۔

آئینی حکومتیں بحال کی جائیں

جمعیۃ علماء اسلام اللہ آباد ضلع ڈیرہ غازی خاں کا خصوصی اجتماع منعقد ہوا جس میں امیر مرکزیہ حضرت درخواستی صاحب وحضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب وحضرت امروٹی صاحب اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔

ایک قرارداد میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ صوبہ سرحد اور بلوچستان میں آئینی حکومتیں بحال کی جائیں

(حافظ غلام قادر)

صوفی عبدالصمد کو دوبارہ گرفتار کر لیا گیا

کراچی (نمائندہ خصوصی) جمعیۃ علماء اسلام کراچی کے سرگرم کارکن صوفی عبدالصمد چترالی اور محمد سعید صابر کو دوبارہ گرفتار کر لیا گیا ہے اور ایک ایک ماہ کی سزا دی گئی ہے۔ واضح رہے کہ یہ دونوں حضرات ۲۷ رمضان کو ضمانت پر رہا ہو گئے تھے۔ جمعیۃ علماء اسلام بلدیہ ٹاؤن کے امیر اور جنرل سیکرٹری لال محمد اور علی یار خاں نے ایک بیان میں صوفی صاحب کی گرفتاری کی شدید مذمت کی ہے اور ان کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔ واضح رہے کہ ان سے ملاقات پر بھی سخت پابندی ہے۔

مولانا لطف اللہ کیلئے دعائے صحت کی اپیل

کراچی (نمائندہ خصوصی) جمعیۃ علماء اسلام کراچی غربی کے ناظم اعلیٰ عبدالرزاق عزیز نے ایک بیان میں جمعیۃ کے کارکنوں سے اپیل کی ہے کہ وہ جمعیۃ کے سرپرست مولانا لطف اللہ صاحب کے لئے خصوصی طور پر دعا کریں جو کہ ان دنوں عارضہ قلب میں مبتلا ہیں اور جناح ہسپتال میں داخل ہیں۔

مولانا محمد سعدی کو کراچی جمعیۃ کا ناظم دفتر مقرر کر دیا گیا

کراچی (نمائندہ خصوصی) جمعیۃ علماء اسلام کراچی کے ایک پریس ریلیز کے مطابق جمعیۃ کے سرگرم کارکن مولانا محمد سعدی کو کراچی جمعیۃ کا ناظم دفتر مقرر کر دیا گیا ہے۔

ہمدرد پریس سکھر پر ڈی پی آر کی پابندی ختم کی جائے

کراچی (نمائندہ خصوصی) جمعیۃ علماء اسلام کراچی حلقہ لیاری کے ایک ہنگامی اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ گورنر، وزیر اعلیٰ سندھ سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ ہمدرد پریس سکھر پر ڈی پی آر کے تحت پابندی کو ختم فرمائیں۔ نیز پریس کے ضعیف العمر اور معمر مالک حاجی شاہ محمد کو بھی رہا کر دیں۔ جو گذشتہ تین ماہ سے سکھر جیل میں صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں۔

اکابر پر اعتماد کا اظہار

کراچی (نمائندہ خصوصی) جمعیۃ علماء اسلام حلقہ کلری کا ایک اجلاس قاری رضا محمد بلوچ کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں علاقہ کے کارکنوں نے شرکت کی۔ ایک قرارداد کے ذریعہ حضرت درخواستی، مفتی محمود پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ ایک اور قرارداد کے ذریعہ مولانا عبید اللہ انور کو مبارکباد دی گئی کہ انہوں نے رسالہ "خدام الدین" کو تباہی سے بچا لیا ہے

انتقال پُرملال

شیخ بشیر احمد بی اے لدھیانوی جنرل سیکرٹری ولی اللہ سوسائٹی پاکستان (رجسٹرڈ) ۲۲۳۔ این شاہ ولی اللہ روڈ سمن آباد لاہور کا آج صبح ۱۷ جنوری ۱۹۷۴ء حرکت قلب بند ہونے سے انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپ کی عمر اس وقت ۷۱ برس تھی۔ آپ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے پرانے شاگردوں میں سے تھے۔ اور جب امام انقلاب حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ ۱۹۳۹ء میں جلاوطنی سے واپس وطن تشریف لائے تو شیخ صاحب مرحوم دیگر رفقاء کے ساتھ حضرت شیخ التفسیرؒ سے امام ولی اللہ دہلوی کی تصنیف حجۃ اللہ البالغہ پڑھ رہے تھے۔ حضرت سندھیؒ نے اس جماعت میں سے دو ذہین افراد کو طلب کیا تاکہ وہ خود انہیں فلسفہ ولی اللّٰہی پڑھائیں۔ حضرت شیخ التفسیرؒ نے مولانا غازی خدا بخش مرحوم اور شیخ بشیر احمد صاحب کو منتخب فرمایا اور مولانا سندھی کے حوالے کیا۔ شیخ صاحب نے مولانا سندھی سے پڑھنا لکھنا شروع کیا۔ آپ اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ میں استاد بھی تھے۔ آپ مولانا سندھی کے افکار سے اتنے متاثر ہوئے کہ ملازمت چھوڑ کر مولانا سندھی کے ساتھ ان کے سیکرٹری کے طور پر وابستہ ہو گئے۔ مولانا سندھی نے انہیں بہت کچھ املا کرایا۔ یہ املا کئی ہزار صفحات پر مشتمل چھ جلدوں میں مرتب ہو گئیں۔ جب مولانا سندھی نے ۵ مارچ ۱۹۴۲ء کو ولی اللہ سوسائٹی لاہور قائم کی تو اس کا شیخ صاحب کو جنرل سیکرٹری مقرر فرمایا۔ آپ امام ولی اللہ کے فلسفے پر کافی عبور رکھتے تھے کئی تصنیفات کے مصنف تھے۔ شیخ صاحب کی وفات امام ولی اللہ دہلوی کے فلسفے کے فدایان اور مولانا سندھی کے فکر کے شیدائیان کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شیخ صاحب کی مغفرت فرمائے۔ ان کے درجات بلند کرے۔ ان کے متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ولی اللہ سوسائٹی پاکستان لاہور کے اراکین کو توفیق دے اور ایسے اسباب مہیا فرمائے کہ ان کے مشن کو جاری رکھیں اور امام ولی اللہ دہلوی اور مولانا عبید اللہ سندھی کے افکار کی زیادہ سے زیادہ نشر و اشاعت کریں۔

محمد مقبول عالم عفی عنہ

جائنٹ سیکرٹری ولی اللہ سوسائٹی پاکستان لاہور

ضروری نوٹ

وفاق المدارس کے سالانہ امتحان کے نتائج کی وجہ سے اس دفعہ چار صفحات کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس شمارہ کی قیمت ۶۵ پیسے ہے۔ قارئین وایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (ادارہ)

طلباء کی سرگرمیاں

جمعیۃ طلباء اسلام حافظ آباد کی سرگرمیاں

۲۸ دسمبر کو جمعیۃ طلباء اسلام حافظ آباد کا ایک اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا محمد الطاف منعقد ہوا۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل انتخاب کے علاوہ جمعیۃ طلباء اسلام کے پروگرام سے متاثر ہو کر انجمن طلباء اسلام کے ناظم الطاف حسین شاہد نے جمعیۃ طلباء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ طلباء اسلام کا پروگرام صحیح عقاید و نظریات پر مبنی ہے۔ اور یہی ایک واحد تنظیم ہے جو محض اسلامی اقدار کے احیاء کے لئے کام کر رہی ہے۔ انتخاب یہ ہے

صدر	جناب عبدالحمید عاصم
نائب صدر	رانا غضنفر حیات
ناظم عمومی	محمد رشید اختر
ناظم	منیر احمد
ناظم نشریات	حفیظ الرحمن راہی
خازن	محمد اشرف بھٹی

آخر میں مولانا محمد الطاف صاحب نے حلف وفاداری لیا

جمعیۃ طلباء اسلام سیالکوٹ

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع سیالکوٹ کے کنوینر جناب محمد اقبال صاحب فاروقی نے گزشتہ ماہ ضلع کے مختلف علاقوں کا دورہ کیا اور جمعیۃ طلباء اسلام کی تنظیم کی تکمیل کے سلسلہ میں بہت سی جگہوں پر نئے یونٹس قائم کئے اور شہر سیالکوٹ کا مندرجہ ذیل انتخاب بھی عمل میں آیا۔

صدر	جناب محمد اقبال صاحب فاروقی
نائب صدر	〃 الیاس احمد
ناظم عمومی	〃 عارف محمود
ناظم	〃 زاہد حسین
خازن	〃 ریاض احمد نجمی

جمعیۃ طلباء اسلام سجاول

گزشتہ دنوں جمعیۃ طلباء اسلام سجاول ضلع ٹھٹھہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدے دار منتخب ہوئے۔

صدر	جناب محمد عمر صاحب
نائب صدر	〃 خدا بخش 〃
ناظم اعلیٰ	〃 حافظ نذیر احمد عمرانی
خازن	〃 حمید اللہ میمن

جمعیۃ طلباء اسلام اسلام آباد

۱۹ دسمبر کو جمعیۃ طلباء اسلام اسلام آباد کا ایک اجلاس زیر صدارت جناب اشعر اعجاز جعفری منعقد ہوا جناب کلیم اختر نے تلاوت قرآن پاک سے اجلاس کا آغاز کیا اور ان کے بعد جناب سیف الاسلام صاحب خالد زیدی (صدر) نے اجلاس سے خطاب کیا۔ انہوں نے جمعیۃ طلباء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم ہر خلاف اسلام تحریک و فتنہ کا مقابلہ کرنے کے لئے میدان عمل میں آئے ہیں۔ انہوں نے مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ہم تختہ دار پر بھی حق بات کہنے سے گریز نہیں کریں گے اور بالآخر اسلام کے نام پر حاصل کئے ہوئے اس ملک میں اسلامی نظام تعلیم نافذ کر کے رہیں گے۔

اعلانات

(۱) جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے صدر رانا شمشاد علی خان نے صوبہ کی تمام شاخوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اب باقاعدگی سے اپنی ماہانہ کل آمدن کا ½ حصہ صوبہ پنجاب کے خازن چوہدری محمد طفیل صاحب کے نام مرکزی دفتر میں ارسال کر دیا کریں۔

(۲) جناب رانا شمشاد علی خاں نے صوبہ پنجاب میں تمام شاخوں کی چار سالہ کارکردگی کا جائزہ لیتے ہوئے مندرجہ ذیل شاخوں کو اول، دوم اور سوم قرار دیا اور ان کو انعامات دینے کا بھی اعلان کیا۔

اول - جمعیۃ طلباء اسلام حافظ آباد (ضلع گوجرانوالہ)
دوم 〃 〃 〃 بھکر (ضلع میانوالی)
سوم 〃 〃 〃 صادق آباد (ضلع رحیم یار خاں)

(۳) جمعیۃ طلباء اسلام ضلع ساہیوال کے لئے چیچہ وطنی کے جناب محمد صفدر صاحب چوہدری (سیکرٹری جنرل گورنمنٹ انٹر کالج چیچہ وطنی) کو قائم مقام صدر مقرر کیا گیا ہے۔ ضلع ساہیوال کی تمام شاخیں ان سے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ رکھیں۔ پتہ :- جناب محمد صفدر چودھری معرفت
نیو بمبئی کلاتھ سٹور مین بازار چیچہ وطنی

جھوٹ کا پول

اسلامی جمعیۃ طلباء چیچہ وطنی نے ایک اشتہار شائع کیا ہے۔ جس میں انٹر کالج چیچہ وطنی کے نو منتخب صدر اور سیکرٹری کو اسلامی جمعیۃ طلباء کا نامزد ظاہر کیا ہے حالانکہ یہ بالکل سفید جھوٹ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سیکرٹری جنرل جمعیۃ طلباء اسلام کا ایک ذمہ دار فرد ہے اور اس نے تحریک بحالئ جمہوریت کے دوران گرفتاری بھی پیش کی تھی اس کے علاوہ یونین کے باقی عہدیداروں کا بھی اسلامی جمعیۃ طلباء سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ نو منتخب صدر بھی جمعیۃ طلباء اسلام کا ممبر رہا ہے۔

جمعیۃ طلباء اسلام لکی مروت (ضلع بنوں)

جمعیۃ طلباء اسلام لکی مروت کے صدر اور صوبائی مجلس شوریٰ کے ممبر جناب رشید احمد نیازی نے جمعیۃ کے ایک اجلاس میں مندرجہ ذیل خطاب کیا :-

انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں طلباء ہی ملک کو کامیابی سے ہمکنار کر سکتے ہیں۔ ملکی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے بلوچستان کی صورت حال کا تفصیلی جائزہ لیا۔ انہوں نے کہا کہ پورے ملک میں بالخصوص صوبہ سرحد اور بلوچستان میں اس وقت جو پریشان کن حالات چل رہے ہیں وہ صرف اسی وجہ سے ہیں کہ طلباء برادری صحیح معنوں میں اپنی ذمہ داری کو محسوس نہیں کر رہی۔ انہوں نے حکومت کے مظالم پر بھی افسوس کا اظہار کیا کہ موجودہ حکومت نے طلباء پر وہ مظالم ڈھائے ہیں۔ جن کی مثال پوری تاریخ میں نہیں ملتی۔

کالج یونین میں کامیابی

گورنمنٹ ڈگری کالج بھکر میں جناب قاضی توحید عالم صدیقی (فعال کارکن جمعیۃ طلباء اسلام بھکر) یونین کے جوائنٹ سیکرٹری منتخب ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنے مخالف امیدوار کو بھاری اکثریت سے شکست دی۔

علاوہ ازیں سوکس سوسائٹی میں ملک ارشاد اور اکنامکس سوسائٹی میں شیخ محمد اقبال نغمی بھی بھاری اکثریت سے صدر منتخب ہوئے ہیں۔

مجلس اقبال میں محفوظ الٰہی صاحب جنرل سیکرٹری اور رانا خان محمد صاحب جوائنٹ سیکرٹری منتخب ہوئے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ تمام طلبہ جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے ارکان ہیں۔

کمپری ہنو ہائی سکول ضلع رحیم یار خاں میں یونین کے صدر جناب حافظ محمد سلیم (کارکن جمعیۃ طلباء اسلام) منتخب ہوئے ہیں۔

ضروری اعلان

ترجمان اسلام کے آئندہ شمارے میں جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کی مجلس عمومی کے اجلاس منعقدہ ۸/۹ جنوری کی مکمل تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

ایک اہم اعلان

مرکزی انتخاب کے بعد مرکزی راہنماؤں نے جمعیۃ طلباء اسلام کے پروگرام کو پختہ بنیادوں پر چلانے کے لئے ہر ہفتہ تین روزہ تربیتی پروگرام مرکزی دفتر میں شروع کر دیا ہے۔ یہ پروگرام جمعہ ہفتہ اور اتوار کو ہوا کرے گا۔ سردست تمام سرگرم اور ذمہ دار ارکان کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اس پروگرام میں شرکت کے لئے تیار رہیں۔ جونہی مرکز سے انہیں اطلاع پہنچے وہ فوراً تین روز کے لئے لاہور پہنچ جائیں۔

سید مطلوب علی زیدی ناظم عمومی جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان

وفیات

رحیم یار خاں۔ جمعیۃ علماء اسلام کے سرگرم کارکن صوفی محمد انور کے نوجوان بھائی فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ہنگامی اجلاس میں صوفی محمد انور کے ساتھ ہمدردی کا اظہار اور ان کے بھائی مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ مولانا غلام ربانی سینئر نائب امیر صوبہ پنجاب مولانا حماد اللہ سیکرٹری متحدہ محاذ مولانا شبیر احمد عثمانی اور شہری امیر جمعیۃ جناب عبد الرحمان صاحب طارق نے اپنے مشترکہ بیان میں صوفی صاحب سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی

جمعیۃ علماء اسلام کے سرگرم کارکن جناب محمد ضیاء صاحب عزیز آباد کے چچا گرامی بقضائے الٰہی فوت ہو گئے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ جناب محمد ضیاء صاحب سے جمعیۃ علماء اسلام کے امیر مولانا غلام ربانی، مولانا قاری حماد اللہ، جناب مولانا شبیر احمد عثمانی جناب خان خلیل الرحمان خاں شہری امیر نے ان کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتے ہوئے دعائے مغفرت کی، اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کے لئے دعا کی۔

جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کے ممتاز کارکن جناب میاں محمد صدیق نزد مدرسہ نصرۃ العلوم کے والد گذشتہ روز انتقال فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون
آپ کی نماز جنازہ مولانا صوفی عبد الحمید سواتی نے پڑھائی اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دیں (ادارہ)

جمعیۃ علماء اسلام صادق آباد کے امیر سید عبد الرحیم کی ہمشیرہ کا انتقال ہو گیا ہے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ قارئین ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ (ادارہ)

حادثہ میں زخمی ہو گئے

جمعیۃ صادق آباد کے جنرل سیکرٹری سید خالد شہزاد ایڈووکیٹ موٹر سائیکل کے حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں۔ قارئین ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (ادارہ)

کراچی میں
ترجمان اسلام کا تازہ شمارہ

مندرجہ ذیل حضرات سے حاصل کیا جا سکتا ہے
(۱) مولانا احسان الرحمٰن ۵۵ ایمپریس مارکیٹ کراچی
(۲) محمد رمضان میمن توحیدی مسجد چاکیواڑہ کراچی
(۳) جمعیۃ اکادمی ۱۵۳ اسی کورنگی ۹ کراچی ۳۱
(ادارہ)

مولانا قائم الدین کی علالت

تنظیم اہلسنت کے راہنما مولانا قائم الدین تین ماہ سے صاحب فراش ہیں اور نشتر ہسپتال ملتان میں داخل ہیں قارئین ان کی جلد اور مکمل صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں (ادارہ)

دعائے صحت کی درخواست

حضرت مولانا محمد شفیع صاحب کراچی اس وقت سخت علیل ہیں اور صاحب فراش ہیں۔ امت مرحومہ پر حضرت مفتی صاحب کے عظیم احسانات ہیں۔ تمام احباب سے درخواست ہے کہ حضرت مفتی صاحب کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔

(محمد رمضان میمن)

ایک عیسائی کا قبول اسلام

مسمی محمد عیلا مسیح موضع کوٹلی پھلاہیاں نے مولانا محمد حنیف ناظم مدرسہ دار العلوم فیض الاسلام اڈہ تتلے عالی ضلع گوجرانوالہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ اس کا اسلامی نام محمد طفیل رکھا گیا ہے۔ قارئین اس کی استقامت کے لئے دعا فرمائیں۔

دعائے مغفرت

جمعیۃ علماء اسلام بھیرہ کے نائب امیر خواجہ سعید اختر صاحب ۸ر جنوری بروز منگل اس دار فانی سے رحلت فرما گئے اللہ تعالےٰ ان کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے آمین!

مولانا جلال الدین صاحب اور دیگر ساتھیوں نے مرحوم کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ قارئین کرام سے درخواست ہے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

(عبد السلام انصاری ناظم اطلاعات بھیرہ)

داخلہ

مدرسہ عربیہ محمدیہ دار العلوم عید و تحصیل و ضلع سکھر میں عربی اور فارسی طلباء حضرات کے لئے داخلہ جاری ہے بجائے نوازش داخلہ دے کر اراکین مدرسہ ہذا کو خدمت کا موقع فراہم فرمائیں۔
منجانب اراکین مدرسہ ھذا

اپیل

جامعہ عثمانیہ عیدگاہ شورکوٹ شہر میں عظیم الشان عثمانی جامع مسجد کا سنگ بنیاد حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب بہلوی مدظلہ کے دست مبارک سے رکھا گیا تھا جس کی تعمیر کے لئے تقریباً دو لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے لہٰذا مخیر حضرات اس صدقہ جاریہ میں تعاون فرما کر اپنا گھر جنت میں بنائیں۔
ترسیل زر کا پتہ جامعہ عثمانیہ شورکوٹ شہر
احقر بشیر احمد عفی عنہ ادارہ ہذا

نام کی تبدیلی

جمعیۃ علماء اسلام بھیرہ کے امیر حافظ محمد یامین صاحب انصاری نے اپنا نام تبدیل کر کے حافظ عبد الحنان انصاری رکھ لیا ہے لہٰذا احباب سے گذارش ہے کہ ان کے جدید نام سے خط و کتابت کریں۔

صوفی محمد صادق کا انتقال

جمعیۃ علماء اسلام مرید کے کے ممتاز راہنما جناب ڈاکٹر عبد الحق صاحب تارڑ کے برادر محترم مولانا صوفی محمد صادق فاضل دیوبند گذشتہ روز تقریباً ۵۰ برس کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ادارہ ترجمان اسلام صوفی صاحب مرحوم کے وصال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائیں اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دیں

(ادارہ)

تلاش گمشدہ

ایک طالب علم جو حفظ قرآن پاک کرتا ہے تین سال سے گمشدہ ہے۔ اس کے والدین بے حد پریشان ہیں۔ نام حافظ حبیب اللہ بروہی ولد ویلجار قوم محمد جائی بروہی عمر ۱۳ سال تقریباً، رنگ گندمی ساکن گوٹھ پیر الٰہی آباد تعلقہ گستہ محمد ضلع جیکب آباد۔ کسی کو ملے تو دفتر تحفظ ختم نبوت معصوم شاہ مینارہ سکھر کو اطلاع دیں۔

کچھ ترجمان اسلام کے بارے میں

مدیر ترجمان اسلام نے اپنے دورہ پشاور ڈویژن اور راولپنڈی ڈویژن کی تفصیلی رپورٹ مندرجہ بالا عنوان کے تحت قلمبند کی ہے۔ یہ رپورٹ آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ (ادارہ)

محمد ابراہیم کورائی واپس آجائے

تعلقہ مورہ ضلع نواب شاہ سندھ کا طالب علم محمد ابراہیم کورائی ایک سال سے لاپتہ ہے۔ وہ دینی مدرسہ میں تعلیم حاصل کرتا تھا مگر اب کچھ پتہ نہیں کہ وہ کونسے مدرسہ میں پڑھتا ہے جس کی وجہ سے اس کی والدہ اور دوسرے رشتہ دار سخت پریشان ہیں۔ محمد ابراہیم جہاں کہیں بھی ہو وہ اپنی خیریت اور پتہ سے گھر کو آگاہ کرے اور پیسے ضرورت ہوں تو مطلع کرے اور جب چاہے گوٹھ آئے اس سے کوئی باز پرس نہیں کی جائے گی۔ کسی مدرسہ کے مہتمم یا طالب علم کو اس کے بارے میں علم ہو تو ہمیں مطلع فرمائیں۔ فقط

عبد القیوم کورائی معرفت عبد الستار حجام
ڈاک خانہ مورہ ضلع نواب شاہ سندھ

نتیجہ امتحان سالانہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان سنہ ۱۳۹۳ھ

کل نمبر ۶۰۰ - کامیاب درجہ علیا ۴۰۶ یا اس سے زائد کامیاب درجہ وسطیٰ ۳۰۰ یا اس سے زائد کامیاب ادنیٰ ۲۴۰ یا اس سے زائد

اس سال وفاق المدارس العربیہ سے ملحق بارہ مدارس فوقانیہ کے ۳۰۷ طلباء نے سالانہ امتحان دورہ حدیث شریف سنہ ۱۳۹۳ھ میں شرکت کی جن میں سے ۴ طلباء نے صحیح بخاری کا ضمنی امتحان دے کر کامیابی حاصل کر لی اور ۳ طلباء ضمنی بخاری کے امتحان میں ناکام ہوئے اور باقی ۳۰۰ طلباء نے پوری درس کتب حدیث کا امتحان دیا ان میں سے ۶۵ طلباء درجہ علیا میں کامیاب ہوئے ۱۱۳ طلباء درجہ وسطیٰ میں اور ۸۲ طلباء درجہ ادنیٰ میں کامیاب ہوئے اور ۷ طلباء اگرچہ مجموعی طور پر کامیاب ہیں مگر ۵ طلباء کو صحیح بخاری کا اور ۲ طلباء کو جامع ترمذی کا امتحان آئندہ سال پاس کرنے کے بعد سند فراغت دی جائے گی۔ ۴۰ طلباء امتحان میں ناکام ہوئے۔ نتیجہ ۸۷ فیصد رہا۔

مدرسہ عربیہ دارالعلوم سرحد پشاور کے مولوی خان مرجان ولد محمد جان بنوی رول نمبر ۱۷۴ نے ۶۰۰ میں سے ۴۷۷ نمبر حاصل کر کے اول نمبر کامیاب ہوئے اور مدرسہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مولوی محبوب الرحمان ولد عبدالرحمان مردانی رول نمبر ۵۳ نے ۴۷۲ نمبر حاصل کر کے دوم نمبر کامیاب ہوئے اور مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی ۵ کے مولوی محمد سعید ولد محمد ایوب سواتی رول نمبر ۲۵۴ نے ۴۶۱ نمبر حاصل کر کے سوم نمبر کامیاب ہوئے۔ فللہ الحمد۔

(مفتی محمود عفاء اللہ ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان

اجمالی نتیجہ

نمبر شمار	نام مدرسہ	تعداد طلبہ	کامیاب: درجہ علیا	کامیاب: وسطیٰ	کامیاب: ادنیٰ	ضمنی بخاری	ضمنی ترمذی	ناکام	نتیجہ
۱	دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک	۱۴۱	۲۸	۵۷	۴۲	۱	۱	۱۲	۹۱.۰۵ فیصد
۲	دارالعلوم سرحد پشاور	۳۵	۷	۸	۱۱	۱	۱	۷	۶۲.۰۹ ″
۳	انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ	۷	۱	۱	۴	۱	×	×	۱۰۰ ″
۴	معراج العلوم بنوں	۱۴	۲	۲	۴	×	×	۶	۵۷.۱۴ ″
۵	قاسم العلوم ملتان	۱۴	×	۴	۲	۲	×	۶	۵۷.۱۴ ″
۶	دارالعلوم ربانیہ بستی ریاض المسلمین	۳	×	۳	×	×	×	×	۱۰۰ ″
۷	مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی ۵	۲۶	۱۵	۱۰	۱	×	×	×	۱۰۰ ″
۸	جامعہ فاروقیہ کراچی ۲۵	۱۵	۴	۹	۱	×	×	۱	۹۳.۳۳ ″
۹	خیر المدارس ملتان	۳۰	۷	۱۶	۴	×	×	۳	۹۰ ″
۱۰	اشرف المدارس لائلپور	۱	×	×	۱	×	×	×	۱۰۰ ″
۱۱	حمایت الاسلام غلجی کنڈ خیل	۵	×	×	۳	×	×	۲	۶۰ ″
۱۲	دارالعلوم نعمانیہ اتمان زئی	۱۶	۱	۳	۹	×	×	۳	۸۱.۲۵ ″

تفصیلی نتیجہ

مدرسہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۱	علی اکبر	قدر علی	۲۸۵	ادنیٰ
۲	زین الدین	عبد الکریم	۳۴۳	وسطیٰ
۴	محمد الرؤف	محمد سلطان	۳۰۱	″
۶	عنایت ربی	عبد المقدس	۳۲۲	″
۷	عبد العزیز	مولا بخش	۳۵۷	″
۸	محمد شریف	محمد اللہ	۳۵۵	″
۹	رفیع اللہ	عبد اللہ	۴۷۹	علیا
۱۰	سید گل صاحب شاہ	سید نور حسن شاہ	۳۴۳	وسطیٰ
۱۳	محمد ظاہر شاہ	عبد الکریم	۴۱۹	علیا
۱۴	مطیع اللہ	محی الدین	۴۱۴	علیا
۱۵	عبد الکریم	نور خان	۳۴۱	وسطیٰ
۱۶	سید اعتبار شاہ	علی رسول شاہ	۳۴۶	″
۱۷	سبحان اللہ	بادشاہ گل	۳۳۹	″
۱۸	محمد حسن	فقیر حسین	۲۴۶	ادنیٰ
۱۹	محب اللہ	زبور	۴۲۶	علیا
۲۰	فیض اللہ	محمد شنگل	۳۲۸	وسطیٰ
۲۱	علم سید	صاحب الحق	۲۶۹	ادنیٰ
۲۲	عبد الواحد	حاجی امام	۴۱۳	علیا
۲۳	غلام سرور	زرینے خاں	۳۵۸	وسطیٰ
۲۴	سرکند	منور خاں	۳۳۴	″

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۲۵	عبدالرحمن	عبدالباقی	۲۸۹	ادنیٰ
۲۶	علی محمد	صادق	۳۳۱	وسطیٰ
۲۷	شمس الحق	احمد شاہ	۳۴۲	"
۲۸	معشوق جان	بادشاہ گل	۲۹۴	ادنیٰ
۲۹	امان اللہ خاں	بلبل خاں	۳۰۶	وسطیٰ
۳۰	غلام سخی	گل داد خاں	۴۰۱	علیا
۳۱	سرفراز خاں	شادی خاں	۳۳۲	وسطیٰ
۳۲	گل رحیم	صادق شاہ	۳۳۷	"
۳۳	فضل وہاب	فضل اکبر	۳۲۴	"
۳۴	عبدالکریم	عبدالقیوم	۲۴۵	ضمنی ترمذی
۳۵	عبدالسلام	رحمت اللہ	۳۲۸	وسطیٰ
۳۶	جمال الدین	خدائے نظر	۳۶۴	علیا
۳۷	عبدالرحیم	بزرجمال	۳۰۴	وسطیٰ
۳۸	لعل محمد	مہابت خاں	۳۴۹	"
۴۰	نیک بدین	خان بدین	۲۸۷	ادنیٰ
۴۱	ولی الدین	خالدین	۲۵۹	"
۴۲	میر شاہد اللہ	غازی گل	۴۵۶	علیا
۴۳	رسول محمد	غلام محمد	۳۶۴	"
۴۴	سردار خاں	پوروال خاں	۳۰۷	وسطیٰ
۴۵	محب اللہ	گل محمد خاں	۲۹۲	ادنیٰ
۴۶	ولی اللہ	عبدالواسع	۲۸۶	"
۴۷	حبیب الرحمان	سیف اللہ خاں	۳۵۱	وسطیٰ
۴۸	عبدالرشید	عبدالرزاق	۳۰۷	"
۴۹	فضل الرحمان	میاں گل جان	۳۲۶	"
۵۰	زیور شاہ	زقوم شاہ	۳۳۴	"
۵۱	وزیر شاہ	سید سکندر شاہ	۲۷۴	ادنیٰ
۵۲	محمد شعیب	عبدالحنان	۳۷۵	علیا
۵۳	محبوب الرحمن	عبدالرحمان	۲۷۴ دوم	"
۵۴	شہزادہ عثمان	حمید جان	۳۷۵	"
۵۵	عبدالغفور	فاتح گل	۳۷۶	"
۵۶	نور محمد	گل محمد	۳۳۶	وسطیٰ
۵۷	عبدالرحمان	اناگل	۲۶۵	ادنیٰ
۵۹	محمد گل	محمد ہاشم	۲۴۸	"
۶۱	فیروز خاں	پائندہ خاں	۳۲۲	وسطیٰ
۶۲	عبداللہ	محمد حسن	۳۱۰	"
۶۳	خان شیرین	غزبیرگی	۳۴۱	"
۶۴	غلام اللہ	گل محمد خاں	۲۹۶	علیا
۶۵	داد محمد	ضیاء الدین	۲۶۲	ادنیٰ
۶۶	بادشاہ گل	حبیب الرحمن	۳۳۷	وسطیٰ
۶۷	محمد زمین	آدم خاں	۴۲۰	علیا
۶۸	سعید الحق	سید بختیار	۲۸۹	ادنیٰ
۶۹	شیر عالم	سربلند	۲۸۸	"
۷۰	گل فواز	قادر خاں	۲۶۷	"
۷۱	علیم اللہ	مسکین اللہ	۳۱۰	وسطیٰ
۷۲	سعد الحق	حنیف اللہ	۳۲۳	"
۷۳	حبیب اللہ	اللہ داد	۳۳۹	"

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۷۴	محمد زمان	عبدالحسن	۳۵۴	وسطیٰ
۷۵	سلیمے	محمد حسین	۲۷۶	ادنیٰ
۷۶	عبدالرشید	فقیر محمد	۳۸۲	علیا
۷۷	محمد طیب	فضل احد	۲۵۲	ادنیٰ
۷۹	عتیق الرحمان	خورشید علی	۲۸۰	"
۸۰	عبدالعلی	عبدالہادی	۳۰۶	وسطیٰ
۸۱	عبدالغفار	عبدالعزیز	۲۸۷	ادنیٰ
۸۲	عبداللطیف	نورالرحمان	۳۵۳	وسطیٰ
۸۳	محمد اقبال اللہ	جالندھر خاں	۲۹۱	ادنیٰ
۸۴	عبدالرحمان	عبداللہ خاں	۳۴۴	وسطیٰ
۸۵	فضل الرحمان	محمد دین	۲۹۹	ادنیٰ
۸۶	فضل کریم	تارو	۴۳۷	علیا
۸۷	علیم اللہ	حسن جان	۲۶۷	ادنیٰ
۸۸	عبدالستار	فضل غنی	۲۸۲	"
۸۹	محمد ابراہیم شاہ	عبدالقادر شاہ	۲۷۷	"
۹۰	گل محمد	خان محمد	۲۶۹	
۹۱	گل محمد	فقیر محمد	۳۵۴	وسطیٰ
۹۲	بادشاہ گل	حضرت خان	۳۳۲	"
۹۳	محمد ایاز	شیر محمد	۴۰۲	علیا
۹۴	سید فقیر شاہ	سید افضل شاہ	۲۵۶	ادنیٰ
۹۵	خالق داد	خدائے مہر	۳۱۲	وسطیٰ
۹۶	عبدالبصیر	محمد عظیم	۳۴۴	"
۹۷	محمد سلیم	عبدالحکیم	۳۶۴	علیا
۹۸	عبدالرزاق	محمد شاہ	۳۲۸	"
۹۹	سید محمد اکبر شاہ	سید ولی محمد شاہ	۲۷۴	ادنیٰ
۱۰۰	امیر الدین	اول الدین	۳۱۲	وسطیٰ
۱۰۱	احمد علی	فضل غنی	۳۹۷	علیا
۱۰۲	سعید احمد	مولوی سعد الدین	۳۳۵	وسطیٰ
۱۰۳	شیر خاں	کریم داد	۲۴۰	ادنیٰ
۱۰۴	محمد اقبال	ایمل خاں	۳۰۳	وسطیٰ
۱۰۵	عبدالواحد	عبدالقادر	۳۳۱	"
۱۰۶	دوا خان	رسول خاں	۲۹۸	ادنیٰ
۱۰۷	غلام مصطفےٰ	حسن محمد	۲۵۲	"
۱۰۸	عبدالوہاب	فضل اکبر	۲۸۶	"
۱۰۹	محمد روز خاں	فیض الرحمن	۲۷۶	"
۱۱۰	شاہ عالم	ولی محمد	۳۱۹	وسطیٰ
۱۱۱	محمد شعیب	یار محمد خاں	۴۱۳	علیا
۱۱۲	عنایت اللہ	عبدالرسول	۴۵۴	"
۱۱۳	عبدالبر	محمد وزیر خاں	۳۰۲	وسطیٰ
۱۱۴	سیلا جان	عبدالرحمن	۳۴۷	"
۱۱۵	محمد قاسم	میر جان	۳۱۶	"
۱۱۷	امیر دراز خاں	غلام دراز خاں	۳۲۶	"
۱۱۸	زرجان	شیر مست	۳۲۹	"
۱۱۹	عبدالقاہر	باٹئی خاں	۲۹۹	ادنیٰ
۱۲۰	شبر علی	محمد رضا	۳۳۳	وسطیٰ
۱۲۱	فضل منان	حضرت خاں	۲۵۸	ادنیٰ

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۱۲۲	عبدالرشید	بشیر محمد	۴۳۲	علیا
۱۲۳	محمد عارف	محمد ظاہر شاہ	۳۶۷	″
۱۲۴	نور محمد شاہ	محمد سلیم شاہ	۳۳۲	وسطی
۱۲۶	عبدالمجید	احمد شاہ	۲۷۹	ادنیٰ
۱۲۸	امیر محمد	عبداللہ	۲۶۹	ضمنی بخاری
۱۲۹	محمد قمر	شاکر اللہ	۳۳۰	وسطی
۱۳۰	محمد شعیب	میر ولی	۴۰۱	علیا
۱۳۱	محمد مرسلین	غلام محمد	۳۱۷	وسطی
۱۳۲	محمد ظریف	شاہ غنے	۲۸۵	ادنیٰ
۱۳۳	تاج محمد	محمد گل	۲۴۰	″
۱۳۴	محمد سعید	داؤد محمد	۲۸۱	″
۱۳۶	رسول خان	گل عالم خان	۲۶۸	″
۱۳۷	نور زمین خان	پشم خان	۳۴۰	وسطی
۱۳۸	عبدالحمید	عبداللہ	۲۷۵	ادنیٰ
۱۴۰	عبدالستار	ضیاء الدین	۴۵	″
۲۰۹	عبدالقیوم	وزیر محمد	۴۰	″
۲۱۰	حسین احمد	سعدالدین	۳۶۴	علیا

مدرسہ دار العلوم سرحد پشاور

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۱۴۲	فضل احمد	محمد فاضل	۳۹۰	علیا
۱۴۳	محمد نصیر الدین	محمد قاضی	۳۹۵	″
۱۴۴	کفایت اللہ	بشیر اللہ	۳۰۰	وسطی
۱۴۵	غلام حضرت	مجاہدین	۲۹۷	ادنیٰ
۱۴۶	حبیب الواعظین	غیاث الدین	۳۷۸	علیا
۱۴۷	حبیب الحسن	حبیب الاعظم	۳۵۳	وسطی
۱۴۸	شمشیر ولی	محمد فاضل	۲۷۱	ادنیٰ
۱۴۹	عبداللطیف	عبدالرحمان	۳۰۰	وسطی
۱۵۰	حمایت اللہ	مولوی عبداللہ	۳۱۴	″
۱۵۱	عبدالوکیل	مولوی محمد خان	۲۹۵	ادنیٰ
۱۵۲	محمد کریم	عبدالخالق	۲۷۴	″
۱۵۳	سید عظیم خان	عبداللہ	۲۹۶	″
۱۵۴	فضل سبحان	مولوی محمد جان	۳۲۰	وسطی
۱۵۵	میر عبدالمتین	میر گل احمد	۲۵۶	ادنیٰ
۱۵۶	عین الدین	مولوی عبدالسلام	۳۱۸	وسطی
۱۵۸	سید اکبر شاہ	معتبر شاہ	۳۴۳	″
۱۶۰	سید احمد	گل محمد	۲۸۹	ادنیٰ
۱۶۱	عبدالجلال	عبداللہ	۳۷۸	علیا
۱۶۲	عبدالکریم	عبدالقادر	۲۹۶	ادنیٰ
۱۶۳	امیر حمزہ	فضل حسین	۳۶۷	علیا
۱۶۵	حاشتہ سعید	ملک زرجان	۲۶۱	ضمنی ترمذی
۱۶۷	امام گل	رستم خان	۳۵۲	وسطی
۱۶۹	عبدالجلیل	عبدالودود	۲۴۴	ادنیٰ
۱۷۱	عبدالخالق	محمد اسمٰعیل	۳۲۲	وسطی
۱۷۳	عبدالقدیر	غلام قادر	۲۶۶	ضمنی بخاری
۱۷۴	خان مرجان	محمد جان	۴۷۷ اول	علیا

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۱۷۵	احمد جان	نعمت اللہ	۳۹۵	علیا
۳۳۳	سید محمد سعید	سید شیخ احمد	۲۷۰	ادنیٰ

مدرسہ دار العلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۱۷۶	سیف اللہ	سید اعظم	۲۴۷	ادنیٰ
۱۷۷	اکبر علی خان	حمیم شاہ	۲۵۰	ادنیٰ
۱۷۸	عبدالودود	عبدالحی	۳۶۶	علیا
۱۸۷	عبدالرزاق	عبداللہ	۲۵۵	ادنیٰ
۱۸۹	عبدالرحمٰن	مضراب شاہ	۳۲۶	وسطی
۱۹۴	امام محمد	عبدالمجید	۲۷۷	ادنیٰ
۱۹۵	عبدالرحمان	محمد شریف	۲۷۵	″

مدرسہ معراج العلوم بنوں

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۱۹۸	غیاث الدین	عبدالستار	۲۵۴	ادنیٰ
۲۰۰	بخت راز خان	بخمل خان	۲۶۰	″
۲۰۶	امیر نواب	شیخ بدین	۴۰	″
۲۰۸	عمر خان	عبدالاحد	۴۳۵	علیا
۲۱۱	الطاف الرحمان	مولوی فضل غنی	۳۶۸	″
۲۱۲	فاتح جان	یوسف خان	۳۱۴	وسطی
۲۱۳	سخی محمد	خونابت خان	۲۵۵	ادنیٰ ر
۲۱۴	صالح دین	ایمان شاہ	۳۰۹	وسطی

مدرسہ قاسم العلوم ملتان

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۲۱۷	عبدالقادر	نور محمد	۲۸۳	ادنیٰ
۲۱۸	محمد اسمٰعیل	شمس الدین	۳۱۹	وسطی
۲۱۹	عبدالحمید	بکھو خان	۲۸۹	ادنیٰ
۲۲۲	عبدالمجید	اللہ ڈوایا	۲۴۴	ضمنی بخاری
۲۲۵	فضل الرحمان	عبدالحمید	۲۵۸	″
۲۲۶	غلام حسن	لال خان	۳۲۳	وسطی
۲۲۸	محمد شفیق	رفیع اللہ	۳۱۰	″
۳۶۵	محمد عبداللہ	وزیر خان	۳۴۲	″

مدرسہ دار العلوم ربانیہ بستی ریاض المسلمین

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۲۳۴	محمد امین	نیاز محمد	۳۲۶	وسطی
۲۳۵	محمد ابراہیم	نذیر احمد	۳۰۶	″
۲۳۶	عبدالخالق	محمد طفیل	۳۰۸	″

مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی ۵

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۲۵۱	نذیر احمد	عبدالرحیم	۳۰۴	″
۲۵۲	علی سید	حضرت سید	۳۳۲	″
۲۵۴	شمس الحق	محمد فقیر	۳۶۲	علیا

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۲۵۴	محمد سعید	محمد ایوب	۴۶۱ سوم	〃
۲۵۵	مبین الحق	حبیب ہاشم	۲۹۶	ادنیٰ
۲۵۶	عبدالسلام	عبدالرزاق	۴۰۵	علیا
۲۵۷	محمد حسن	اسلام خان	۳۳۷	وسطیٰ
۲۵۸	محمد سلیمان	عبدالرزاق	۳۹۵	علیا
۲۵۹	سلطان ابراہیم	احمد خان	۳۶۹	〃
۲۶۰	محمد اکبر	حبیب گل	۳۰۶	وسطیٰ
۲۶۱	محمد احمد	محمد ذکریا	۳۷۴	علیا
۲۶۲	مولا بخش	قادر بخش	۴۲۱	〃
۲۶۳	محمد یعقوب	ولی محمد	۴۰۷	〃
۲۶۴	محمد اسلم	خدا بخش	۳۸۵	〃
۲۶۵	عبدالرحیم	نعیم حسین	۳۸۴	〃
۲۶۶	محمد قاسم	خان محمد	۳۷۳	〃
۲۶۷	محمد یوسف	روشن منیر	۳۶۲	〃
۲۶۸	محمد یٰسین	فتح خان	۳۲۰	وسطیٰ
۲۶۹	عبدالخالق	حیات محمد	۳۴۴	〃
۲۷۰	محمد اقبال	ولی محمد	۳۷۱	علیا
۲۷۱	عبدالقادر	محمد صدیق	۳۱۸	وسطیٰ
۲۷۲	غلام جیلانی	امام الدین	۳۱۱	〃
۲۷۳	عبیداللہ	جہاں شریف	۳۵۰	〃
۲۷۴	شیر محمد	میر محمد	۳۹۴	علیا
۲۷۵	محمد خطیب	لیاقت حسین	۳۵۴	وسطیٰ
۳۶۳	ابو محمد ولی اللہ	محمد عبدالخالق	۴۱۵	علیا

مدرسہ جامعہ فاروقیہ کراچی ۲۵

۲۷۶	محمد میاں	عبدالرحمان	۳۴۰	وسطیٰ
۲۷۷	سیف الرحمان	عبدالکریم	۴۰۷	علیا
۲۷۸	نور الحق	گل سید	۴۰۷	〃
۲۷۹	کرامت علی	گل سید	۳۸۰	〃
۲۸۰	گل حسین	محمد رفیق	۳۳۸	وسطیٰ
۲۸۱	عبدالکریم	رحیم خان	۴۰۸	علیا
۲۸۲	محمد اکبر	ثابت الرحمان	۳۱۸	وسطیٰ
۲۸۳	عبدالرحمان	عبداللہ	۳۵۶	〃
۲۸۴	تاج محمد	جماعت	۲۸۶	ادنیٰ
۲۸۵	محمد حنیف	محمد افسر الدین	۳۵۱	وسطیٰ
۲۸۶	محمد اکرم	مختار احمد	۳۵۴	〃
۲۸۷	محمد اشرف	امام الدین	۳۱۸	〃
۲۸۸	عبدالرؤف	عبدالغفور	۳۱۲	〃
۲۸۹	حبیب اللہ	علی جان	۳۴۰	〃

مدرسہ خیر المدارس ملتان

۲۹۱	محمد معصوم	مولوی عطا محمد	۳۴۵	وسطیٰ
۲۹۲	محمد یٰسین	غلام محمد	۴۲۱	علیا
۲۹۳	محمد شفیع	ملک رب نواز	۳۶۳	〃

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۲۹۴	محمد رمضان	غلام حسین	۳۰۶	وسطیٰ
۲۹۵	محمد شریف	محمد صدیق	۳۱۲	〃
۲۹۶	محمد حنیف	کریم بخش	۳۶۸	علیا
۲۹۷	محمد شریف	ملک ابراہیم	۳۸۴	〃
۲۹۸	محمد سلیم	فضل محمد	۳۲۲	وسطیٰ
۲۹۹	فیض اللہ	غلام حسین	۳۱۸	〃
۳۰۰	رشید احمد	مولوی محمد حنیف	۳۰۵	〃
۳۰۱	ریاض احمد	غلام محمد	۲۹۰	ادنیٰ
۳۰۴	نور محمد	احمد بخش	۳۰۴	وسطیٰ
۳۰۵	محمد امین	ملک نصیر بخش	۳۵۷	〃
۳۰۷	محمد اصغر	غوث بخش	۳۵۸	〃
۳۰۸	عبدالخالق	ملک نبی بخش	۳۵۱	〃
۳۰۹	غلام فرید	ملک عبدالکریم	۳۲۷	〃
۳۱۱	شبیر احمد	اللہ وسایا	۳۲۱	〃
۳۱۲	محمد یعقوب	محمد خان نمبردار	۳۳۳	〃
۳۱۳	رشید احمد	محمد صدیق	۳۶۷	علیا
۳۱۴	علی احمد	روشن دین	۳۸۸	علیا
۳۱۵	عبدالرؤف	عبدالسلام	۳۱۹	وسطیٰ
۳۱۶	محمد افضل	فضل احمد	۳۷۵	علیا
۳۲۱	عبدالخالق	نبی بخش	۲۸۰	ادنیٰ
۳۲۴	سعید احمد	غلام محمد شاہ	۳۱۲	وسطیٰ
۳۲۵	ممتاز احمد	احمد یار	۳۴۵	وسطیٰ
۳۲۷	غلام سرور شاہ	خیر محمد شاہ	۲۴۷	ادنیٰ
۳۳۲	تاج الدین	سراج الدین	۴۰	ادنیٰ

مدرسہ اشرف المدارس لائلپور

۳۳۴	محمد سیف اللہ	محمد رحمت اللہ	۲۵۵	ادنیٰ

دارالعلوم حمایت الاسلام غلجی کنڈر خیل

۳۳۶	خیر الرحمان	حبیب الرحمان	۲۷۲	ادنیٰ
۳۳۷	محمد زبیر	غنی الرحمان	۲۶۳	〃
۳۳۸	محمد سرور	فقیر اللہ	۲۷۶	〃

دارالعلوم نعمانیہ اتمانزئی

۳۴۱	امیر گلاب	الیف جان	۳۴۷	وسطیٰ
۳۴۲	سید گلاب جان	صابر جان	۳۴۰	〃
۳۴۴	عبداللہ	سید کریم جان	۲۸۹	ادنیٰ
۳۴۵	فضل الرحمان	حکم خان	۳۶۲	علیا
۳۴۶	راز محمد	افضل خان	۲۹۲	ادنیٰ
۳۴۷	محمد شاہ	عبداللہ	۲۹۲	〃
۳۴۸	غلام سرور	محمد عظیم	۲۷۷	〃
۳۵۱	عبدالرحمان	حبیب کوثر	۲۴۵	
۳۵۵	محمد شاہ	خداداد	۳۲۵	وسطیٰ
۳۵۹	عبداللہ	حسن شاہ	۲۴۶	ادنیٰ
۳۶۰	سراج الحق	فضل محمد	۲۵۵	〃
۳۶۱	عبدالرحمان	امام الدین	۲۴۰	〃
۳۶۲	محمد جمیل	محمد عظیم	۲۴۹	〃

اشفاق احمد ہاشمی مظفر آباد

ان ہاتھوں میں ملک کا وجود خطرے میں ہے

بلوچستان کے بعد اب صوبہ سرحد میں بھی حالات اتنے کشیدہ ہو چکے ہیں کہ ایک عام آدمی کو عدم تحفظ کا احساس انگیز ہے۔ یوں تو صوبہ سرحد میں اسی وقت سے ہی حالات بگڑنے شروع ہو گئے تھے جب وہاں کی اکثریت کو دھونس، دھاندلی سے اقلیت میں تبدیل کر کے وہاں کے عوام کی "پسند" کے برعکس ایک ایسی وزارت قائم کی گئی تھی جسے مرکزی حکومت کا تحفظ حاصل تھا۔ مرکزی حکومت کا "عوامی رائے سے بغاوت اور جمہوری اصولوں سے انحراف" کا یہ اقدام ایسا تھا جس پر سرحد کے عوام کی طرف سے شدید رد عمل کا اظہار ایک فطری اور بدیہی امر تھا۔ لیکن یہ بڑی روشن حقیقت ہے کہ گذشتہ آٹھ ماہ میں صوبہ کے لیڈروں مولانا مفتی محمود اور خان عبدالولی خاں کی دور اندیشی، تدبر و فراست اور بالغ نظری کی وجہ سے صوبے میں سیاسی صورت حال پُر سکون رہی۔ بلوچستان کی طرح وہاں کسی مسلح بغاوت نے جنم نہیں لیا۔ قومی املاک کو نقصان پہنچانے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ تشدد اور غنڈہ گردی کا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا۔ قیوم خاں کی تمام تر اشتعال انگیزیوں اور دھمکیوں کے باوجود کسی ناخوشگوار رد عمل کا اظہار نہیں ہوا۔ اگر صوبہ سرحد کے لیڈر صبر و تحمل اور دور اندیشی کا دامن چھوڑ دیتے تو یقیناً آج حالات کچھ اور ہوتے، مگر اس کے ساتھ ہی وہ نہایت جرأت و استقامت سے اس بد نصیب اور [illegible] خوردہ قوم کو اس طرف متوجہ کرتے رہے کہ ہم جس نشیب کی طرف لڑھک رہے ہیں اور جن راہوں پر گامزن ہیں وہ بڑی بھیانک اور پر خطر ہیں۔ چنانچہ پاکستانی عوام کو وہ یہ احساس دلانے میں کسی حد تک کامیاب ہو گئے کہ انہیں جمہوریت، اسلام اور سوشلزم کے نام پر فریب دیا جا رہا ہے۔ شخصی حکومت کے قیام اور فرد واحد کو قوم کے "سیاہ و سفید" کا مالک بنایا جا رہا ہے۔ چنانچہ پنجاب اور سندھ کے عوام، وکلاء، طلباء دانشوروں اور لیڈروں نے حالات اور وقت کی نزاکت کو بھانپ لیا۔ انہوں نے بلا تامل اور بغیر کسی تاخیر کے غیر مشروط طور پر سرحد اور بلوچستان کے عوام کو نہ صرف زبانی تعاون کا یقین دلایا بلکہ عملاً بھی اُن کی جد و جہد میں شریک ہوئے۔ بحالیٔ جمہوریت اور سیاسی حقوق کی جد و جہد کے دوران پنجاب کے راہنماؤں پر ظلم کے جو پہاڑ گرائے گئے وہ ظلم و جفا کی تاریخ کا سیاہ ترین باب ہے۔ مگر وہ طاقت جو پاکستان کی سالمیت کو پارہ پارہ کرنے پر تلی ہوئی ہے اور وہ خفیہ ہاتھ جو پاکستان کو لنگڑا کر چکا ہے پھر مصروفِ عمل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روز بروز ایسے عوامل ظہور پذیر ہو رہے ہیں جن کے نتائج کے تصور سے ہی محب وطن پاکستانیوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

• بلوچستان کی صورت حال اس وقت یہ ہے کہ وہاں کئی ڈویژن فوج موجود ہے۔ وہاں کے سابق گورنر خود کئی بار کھلے لفظوں میں اس حقیقت کا اعتراف کر چکے ہیں کہ "بلوچستان میں مسلح بغاوت کی کیفیت موجود ہے"۔ فوج اور عوام کے درمیان تصادم کی خبریں گاہے بگاہے اخبارات کی زینت بھی بنتی رہتی ہیں۔ ابھی گذشتہ دنوں دو ایسی خبریں منظر عام پر آئی ہیں جن کے پس منظر پر ایک سرسری نگاہ ڈالنے سے صورت حال کی نزاکت کا بخوبی احساس ہوتا ہے۔ خضدار کالج کے سات طلباء کی ہلاکت اور جوار کی فصل کاٹنے والے نہتے بلوچ کسانوں اور ان کی عورتوں کے بہیمانہ قتل کی المناک خبروں سے صرف نظر نہیں کیا جا سکتا لیکن اسلام آباد سے متواتر یہ اعلانات جاری ہو رہے ہیں کہ "بلوچستان میں سب ٹھیک ہے"۔ ہمارے حکمران خوب جانتے ہیں کہ جہاں بھی فوج کے ذریعے جمہوری عمل کو روکنے کی کوشش کی گئی وہاں ہی قومی سالمیت کے شکست و ریخت کے آثار پیدا ہوئے اور ماضی قریب میں سقوط ڈھاکہ اور المیہ مشرقی پاکستان کی صورت میں ہم اس کا نتیجہ دیکھ چکے ہیں۔ لیکن محض ذاتی مفادات اور اغراض کی خاطر ملکی سالمیت کو داؤ پر لگانے کا یہ سلسلہ نہایت تشویشناک ہے۔

اس وقت بلوچستان سے قومی اسمبلی کے کل پانچ ارکان میں سے تین جیل میں ہیں، صوبائی اسمبلی میں اقلیتی گروپ کی حکومت قائم کرنے کے لئے نصف درجن سے زائد ممبران اسمبلی جن میں وزیر اعلیٰ گورنر کابینہ کے ارکان شامل ہیں جیلوں میں بند کر دیا گیا ہے۔ ایسے میں یہ کہنا کہ "بلوچستان میں سب ٹھیک ہے" حقائق سے بعید ہے۔ محب وطن پاکستانیوں کے لئے یہ اطلاعات اور پریشان کن ہیں کہ بلوچستان میں فوجی مداخلت کسی بڑی سازش کا پیش خیمہ ہے اور ایک برادر ہمسایہ ملک اس میں نہ صرف دلچسپی لے رہا ہے بلکہ شریک ہے۔ مگر حیرت ہے کہ ہمارے حکمرانوں کو اس سازش کے تباہ کن عواقب کا احساس تک نہیں

• سرحد میں مفتی صاحب کی وزارت کے استعفےٰ کے ساتھ ہی عوام کی خود مختاری اور تحفظ کا احساس جاتا رہا تھا اور ماحول میں بے چینی تھی، "یہ دوسری بات ہے کہ مفتی صاحب یا ولی خاں نے ان حالات میں کوئی ہڑتال یا اور کسی قسم کی گڑبڑ پھیلانے کے بجائے عوام کو پر سکون رہنے کی تاکید کی تھی"۔ مگر یہ امر فراموش نہیں کیا جا سکتا کہ مرکز کے بعض حاشیہ برداروں نے حالات کے اس نازک موڑ پر سرحد میں ایسی صورت حال پیدا کرنے کی کوشش کی کہ محب وطن حلقوں میں یہ خدشہ تھا کہ ان ہاتھوں میں پاکستان کا وجود خطرے میں ہے۔

سرحد میں خٹک حکومت کے دس ماہ پر سرسری نگاہ ڈالنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ان دس ماہ کے دوران صوبے میں جرائم میں خطرناک حد تک اضافہ ہوا ہے۔ کسانوں کی ہلاکت کے واقعات بھی پیش آئے ہیں، طلباء پر بھی لاٹھیاں برسائی گئی ہیں۔ مخالف لیڈروں پر قاتلانہ حملے کئے ہیں۔ چنانچہ کوہاٹ میں مفتی محمود پر قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ مردان میں ولی خاں کو نہایت بھونڈے انداز سے ہلاک کرنے کی کوشش کی گئی، مگر وہ معجزانہ طور پر بچ نکلے۔

• اس وقت صوبہ جیلخانہ بنا ہوا ہے۔ نیپ جمعیۃ کے تقریباً ایک ہزار سے زائد کارکن جیلوں میں پڑے ہیں۔ نیپ کے واحد ترجمان روزنامہ شہباز کو بند کر دیا گیا ہے۔ اپوزیشن سے تعلق رکھنے والا ایک انگریزی ہفت روزہ فرنٹیئر گارجین کا ڈیکلریشن ضبط کر لیا گیا ہے۔ جمعیۃ اور نیپ کی مقبولیت کو کم کرنے کے لئے اپنے پالتو غنڈوں سے دستی بموں کے دھماکے کروانے کا ایک نیا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے۔

• مفتی صاحب کی حکومت نے صوبے میں شعائر اسلامی کے احترام کے لئے جو اقدامات کئے تھے، ان کو منسوخ کر دیا گیا۔ شراب پر پابندی، قومی لباس کی پابندی وغیرہ کے حکم ختم کر دیئے گئے اور صوبہ سرحد میں ایسے منافرت و انتشار و تشدد کے عمل کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ جو محاذ آرائی پر منتج ہو۔